سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2022

منگل، 21۔جون 2022

(یوم الثلاثہ، 21 ذیقعد 1443 ھ)

سترہویں اسمبلی: اکتالیسواں اجلاس

جلد 41 : شمارہ 3

133

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 21۔جون 2022

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ آبپاشی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

زیرو آور نوٹس

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

حصّہ اول

(مسودہ قانون)

The Punjab free and Compulsory Education (Amendment) Bill 2020 (Bill No. 47 of 2020).

MIAN SHAFI MUHAMMAD:
MS SHAHEENA KARIM:
MS KANWAL PERVAIZ CH:
MALIK WASIF MAZHAR:
MS SHAZIA ABID:
MRS RAHEELA NAEEM:
SYEDA UZMA QADRI:
MS SADIA SOHAIL RANA:
MS FARAH AGHA:
MRS SABRINA JAVAID:
MS HASEENA BEGUM:
MS SHAMIM AFTAB:
MS USWAH AFTAB:

to move that the Punjab Free and Compulsory Education (Amendment) Bill 2020, as recommended by Standing Committee on School Education, be taken into consideration at once.

134

MIAN SHAFI MUHAMMAD:
MS SHAHEENA KARIM:
MS KANWAL PERVAIZ CH:
MALIK WASIF MAZHAR:
MS SHAZIA ABID:
MRS RAHEELA NAEEM:
SYEDA UZMA QADRI:
MS SADIA SOHAIL RANA:
MS FARAH AGHA:
MRS SABRINA JAVAID:
MS HASEENA BEGUM:
MS SHAMIM AFTAB:
MS USWAH AFTAB:

to move that the Punjab Free and Compulsory Education (Amendment) Bill 2020, be passed.

حصہ دوم

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

(مورخہ 28۔دسمبر 2021 کے ایجنڈے سے زیر التواء قراردادیں)

1۔ سید عثمان محمود:
سید حسن مرتضیٰ:
خواجہ سلمان رفیق:
(30۔ستمبر 2021 کو پیش ہو چکی ہے)

پنجاب بھر کے میڈیکل کالجوں میں 3350 طالب علموں کے داخلہ کی گنجائش ہے جن کے against انٹری ٹیسٹ میں تقریباً ایک لاکھ امیدوار appear ہوتے ہیں اور 93 فیصد نمبروں پر میرٹ close ہو جاتا ہے۔ ایم بی بی ایس پانچ سالوں میں مکمل ہوتا ہے اور ہر سال کے end پر PROFF کا امتحان ہوتا ہے یہ مرحلہ مکمل ہونے کے بعد ایک سال کے لئے ہاؤس جاب کرنی ہوتی ہے تب جا کر سرکاری ملازمت کے حصول کے لئے PPSC میں appear ہونے کا اہل ہو سکتا ہے اور یہ قانون 1962 سے رائج ہے اور یہ سارا process، PMDC کے زیر انتظام ہے۔ اب PMDC ختم کر کے PMC بنایا گیا ہے، PMC نے اپنے ایکٹ کے سیکشن 20 میں ثبت کیا ہوا ہے کہ ایم بی بی ایس مکمل کرنے کے بعد NLE پاس کرے گا وہ ہاؤس جاب کا مستحق ٹھہرے گا ورنہ اس کی زندگی بھر کی محنت رائیگاں جائے گی۔ امریکہ اور برطانیہ میں SMLE اور PLAB کے exams ہوتے ہیں لیکن وہ پاس ہونے والے ڈاکٹرز کو لائسنس جاری کرنے کے ساتھ ساتھ Residency دینے کے بھی پابند ہیں لیکن NLE پاس کرنے کے بعد ایسا کچھ بھی نہیں ہے۔ پھر دُنیا بھر کا قانون ہے کہ جو بھی فیصلے کئے جاتے ہیں وہ with immediate effect ہوتے ہیں وہ گزرے ہوئے سالہا سال سے لاگو نہیں ہوتے لہٰذا جن بچوں کی رجسٹریشن PMDC کے تحت ہوئی ہوئی ہے اور انہوں نے باقاعدہ تمام قواعد وضوابط پر مشتمل surety bond لکھ کر دیئے ہوئے ہیں اب ان بچوں سے NLE لینا خلاف آئین و قانون ہے۔ اسی وجہ سے پنجاب بھر کے میڈیکل کالجوں سے فارغ التحصیل طلباء سراپا احتجاج ہیں اور اپنے مطالبے کے حق میں روزانہ سڑکوں پر ہیں۔ لہٰذا پنجاب کا یہ منتخب ایوان وفاقی حکومت سے اس امر کا مطالبہ کرتا ہے کہ PMC کے ایکٹ میں موجود شق نمبر 20 کو فی الفور ختم کیا جائے تاکہ ڈاکٹروں کا مستقبل محفوظ ہو اور وہ احتجاج کا راستہ چھوڑ کر ہسپتالوں میں غریب اور لاچار مریضوں کی جانیں بچانے کے لئے اپنے فرائض ادا کریں

135

2- رانا مشہود احمد خان: (30-ستمبر 2021 کو پیش ہو چکی ہے)

چین میں تعلیم حاصل کرنے والے ہزاروں پاکستانی طلبہ دسمبر 2019 سے لے کر آج تک مسائل کا شکار ہیں۔ انہیں واپس چین جا کر اپنی تعلیم جاری رکھنے میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ حکومت چین انہیں واپسی کے لئے ویزے جاری نہیں کر رہی، ہزاروں کی تعداد میں یہ طلبہ اپنے مستقبل کے حوالے سے غیر یقینی حالات کا شکار ہیں۔ دُنیا کے تمام ممالک اپنے ان طلبہ جو چین میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں ان کے لئے مثبت کردار ادا کرتے ہوئے انہیں اپنی تعلیم جاری رکھنے کے لئے واپس چین بھجوانے میں مددگار ثابت ہوئے ہیں جن میں امریکہ اور جنوبی کوریا سر فہرست ہیں۔ ہمارے طلبہ مکمل vaccination کروا چکے ہیں اور حکومت چین کی جانب سے مقرر کردہ تمام SOPs پر عملدرآمد کرنے کو تیار ہیں۔ PhD اور شعبہ طب کے حوالے سے تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ کو تحقیقی اور تجرباتی تعلیم کے حصول میں مشکلات کا سامنا ہے جو کہ online کلاسز سے مکمل طور پر ختم نہیں ہوتا۔ ان کے تعلیمی معاملات سے متعلقہ ان مسائل کو حل کرنا ہماری ذمہ داری ہے۔ حکومت وقت کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ چین سے رابطہ کر کے جلد از جلد اس مسئلہ کا حل نکالنے کی کوشش کرے اور ان ہزاروں طلبہ کی تعلیم اور مستقبل کے حوالے سے مبہم صورتحال کو واضح کرے تا کہ یہ طلبہ اپنی تعلیم چین سے مکمل کر کے واپس پاکستان آ کر اپنے ملک اور قوم کی خدمت کر سکیں۔ یہ ہماری اخلاقی اور قومی ذمہ داری ہے کہ اپنی نوجوان نسل کے مستقبل کو تباہ ہونے سے بچایا جائے۔ لہٰذا یہ ایوان وفاقی حکومت سے پُرزور مطالبہ کرتا ہے کہ چین سے رابطہ کر کے ان متاثرین طلبہ کے ویزے جاری کئے جائیں تا کہ وہ طلبہ اپنی تعلیم جاری رکھ سکیں۔

3- چودھری افتخار حسین چھچھڑ: (28-دسمبر 2021 کو پیش ہو چکی ہے)

صوبہ بھر کے ملازمین جو کہ اس کمر توڑ مہنگائی میں شدید پریشانی کا شکار ہیں۔ 2017 سے سرکاری ملازمین کے Pay Scales Revise نہیں کئے گئے، نہ ہی تنخواہوں میں خاص اضافہ کیا گیا ہے۔ لہٰذا صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان وفاقی و صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ سرکاری ملازمین کے فی الفور Pay Scale Revise کرنے کے ساتھ ساتھ مہنگائی کے تناسب سے انکی تنخواہوں میں اضافہ کیا جائے۔

عام بحث

درج ذیل پر عام بحث جاری رہے گی

1- آئینی بحران

2- مہنگائی

3- امن و امان

137

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا اکتالیسواں اجلاس

منگل ،21-جون 2022

(یوم الثلاثہ،21 ذیقعد 1443 ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں شام 4 بج کر 20 منٹ پر
جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی کی زیر صدارت منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبدالماجد نور نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم O

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ
أَبَآ أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ ۗ وَكَانَ اللَّهُ
بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ﴿٤٠﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا ﴿٤١﴾ وَ
سَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ﴿٤٢﴾ هُوَ الَّذِي يُصَلِّي عَلَيْكُمْ وَمَلَائِكَتُهُ
لِيُخْرِجَكُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ۚ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِينَ رَحِيمًا ﴿٤٣﴾
تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهُ سَلَامٌ ۚ وَأَعَدَّ لَهُمْ أَجْرًا كَرِيمًا ﴿٤٤﴾
يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ﴿٤٥﴾ وَ
دَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُّنِيرًا ﴿٤٦﴾ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ
بِأَنَّ لَهُم مِّنَ اللَّهِ فَضْلًا كَبِيرًا ﴿٤٧﴾ وَلَا تُطِعِ الْكَافِرِينَ
وَالْمُنَافِقِينَ وَدَعْ أَذَاهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ وَكِيلًا ﴿٤٨﴾

سورۃ الاحزاب (آیات نمبر 40 تا 48)

محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے والد نہیں ہیں لیکن اللہ کے پیغمبر اور نبیوں کی مہر یعنی سلسلہء نبوت کو ختم کر دینے والے ہیں اور اللہ ہر چیز سے واقف ہے O اے اہل ایمان، اللہ کا بہت ذکر کیا کرو O اور صبح وشام اُس کی پاکی بیان کرتے رہو O وہی تو ہے جو تم پر رحمت بھیجتا ہے اور اُس کے فرشتے بھی تا کہ تمہیں اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جائے اور اللہ مومنوں پر مہربان ہے O جس روز وہ اُس سے ملیں گے تو اُن کا تحفہ اللہ کی طرف سے سلام ہو گا اور اُس نے اُن کے لئے عمدہ ثواب تیار کر رکھا ہے O اے پیغمبر ﷺ ہم نے آپ ﷺ کو گواہی دینے والا اور خوشخبری سنانے والا اور خبر دار کرنے والا بنا کر بھیجا ہے O اور اللہ کی طرف اُسی کے حکم سے بلانے والا اور چراغِ روشن O اور مومنوں کو خوشخبری سنا دو کہ اُن کے لئے اللہ کی طرف سے بڑا فضل ہے O اور کافروں اور منافقوں کا کہنا نہ ماننا اور نہ اُن کے تکلیف دینے پر نظر کرنا اور اللہ پر بھروسہ رکھنا اور اللہ ہی کارساز کافی ہے O

وَمَا علینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

لوگ تو گرا کر خُوش ہوئے مصطفےٰ اُٹھا کے خُوش ہوئے
خانہء خدا سے مصطفےٰ ﷺ سارے بُت گرا کے خُوش ہوئے
ابو بکرؓ نبی ﷺ کے دین پر سارا گھر لُٹا کے خُوش ہوئے
ابو بکرؓ کو پیارے مصطفےٰ ﷺ جانشیں بنا کے خُوش ہوئے
پیارے مصطفےٰ ﷺ حسینؓ کو کاندھوں پر بٹھا کے خُوش ہوئے

سوالات

(محکمہ آبپاشی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(کوئی سوال پیش نہ ہوا)

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ محکمہ آبپاشی کا وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے چونکہ concerned minister نہیں ہیں تو Question Hour کو next time لیں گے۔ اس کے بعد Punjab Free and Compulsory Education (Amendment) Bill 2020 ہے۔ اس بل کو میاں شفیع محمد صاحب پیش کریں گے لیکن اس سے پہلے ہم آج کے ایجنڈے کی کارروائی مکمل کر لیں۔ Zero Hour کو بھی pending کیا جاتا ہے کیونکہ متعلقہ وزیر صاحب نہیں ہیں۔ Privilege Motions and Adjournment Motions کو بھی pending کیا جاتا ہے کیونکہ movers بھی available نہیں ہیں اور concerned ministers بھی نہیں ہیں۔

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

جناب سپیکر: آج Private Member's Day ہے لہٰذا سب سے پہلے ہم private members business کو take up کرتے ہیں۔

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Free and Compulsory Education (Amendment) Bill 2020. Mian Shafi Muhammad or any other mover may move the motion for consideration of the Bill.

مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا گیا)

مسودہ قانون (ترمیم) مفت اور لازمی تعلیم پنجاب 2020

MIAN SHAFI MUHAMMAD: Mr Speaker, I move:

"That the Punjab Free and Compulsory Education (Amendment) Bill 2020, as recommended by the Standing Committee on School Education, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Free and Compulsory Education (Amendment) Bill 2020, as recommended by the Standing Committee on School Education, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Punjab Free and Compulsory Education (Amendment) Bill 2020, as recommended by the Standing Committee on School Education, be taken into consideration at once."

(The motion was carried unanimously.)

CLAUSE 2

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill clause by clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clause 1, Preamble and Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

> "That Clause 1, Preamble and Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Mian Shafi Muhammad may move the motion for passage of the Bill.

MIAN SHAFI MUHAMMAD: Mr Speaker, I move:

> "That the Punjab Free and Compulsory Education (Amendment) Bill 2020, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Free and Compulsory Education (Amendment) Bill 2020, be passed."

Now, the question is:

> "That the Punjab Free and Compulsory Education (Amendment) Bill 2020, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed unanimously.)

Applause!

(اس مرحلہ پر جناب چیئرمین نوابزادہ وسیم خان بادوزئی کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئرمین: جی، قائدِ حزب اختلاف!

بحث

آئینی بحران و مہنگائی اور امن وامان پر بحث (۔۔۔جاری)

قائدِ حزب اختلاف (جناب محمد سبطین خان): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! شکریہ۔ سب سے پہلے میں عرض کرنا چاہوں گا کہ ہم parliamentarians اور پورے پنجاب کی عوام کے ساتھ جو سلوک پچھلے دو اڑھائی ماہ سے ہو رہا ہے اور ہم جس طرح کے حالات سے گزر رہے ہیں وہ انتہائی تکلیف دہ ہیں۔ آپ دیکھیں کہ بُرے سے بُرے حالات میں بھی کبھی ایسا نہیں ہوا کہ فرنٹ لائن پر پولیس کھڑی ہو، administration اور پولیس کے افسران ان کو ہدایت دے رہے ہوں اور وہ یہاں صرف پارلیمنٹیرنز پر تشدد کرنے آئے ہوں۔ جس کے نتیجے میں parliamentarians زخمی ہوئے اور ان کے کپڑے بھی پھاڑے گئے۔ پھر ہم کہتے ہیں کہ ہم نے ووٹ کو عزت دینی ہے ہمیں پنجاب کی 12 کروڑ عوام کا احساس ہے تو یہ کون سے ووٹ کی عزت ہے؟ یہاں پر بات ختم نہیں ہوتی اس کے بعد لگاتار MPA's پر 7ATA کے تحت پرچے ہو رہے ہیں۔ اسمبلی کے 19 ایم پی ایز کے وارنٹ گرفتاری نکالے گئے اور اس کے بعد ان کا کوئی پرسان حال نہیں ہے۔ نہ صرف یہ کہ ہم عدالتوں کے چکر لگا رہے ہیں بلکہ ہم شامل تفتیش ہونے کے لئے بھی مختلف تھانوں میں جا رہے ہیں اور ہم یہ صرف اس لئے کر رہے تھے کیونکہ ہمیں توقع تھی کہ جب بجٹ سیشن آئے گا تب جو پنجاب کی بڑی ہمدرد حکومت بنی پھرتی ہے ان کی نیتوں کا تو پتا چلے کہ اس بجٹ میں یہ عوام کو کیا ریلیف دیتے ہیں؟

جناب چیئرمین! انہوں نے تمام MPAs خواہ وہ خواتین ہوں یا مرد حضرات ہوں سب پر تشدد کیا گیا لیکن ان سب ظلم و ستم کے باوجود ہمارا ٹارگٹ صرف بجٹ تھا کہ ہم نے عوام کو ریلیف دینا ہے اور بجٹ میں جو بھی ان کی کوتاہیاں ہیں ہم نے ان کو point out کرنا ہے۔ ان میں تو اتنا شرم لحاظ نہیں تھا کہ انہوں نے MPAs کے گھروں اور ہمارے ورکرز کے گھروں میں چھاپے مروائے جس کی وجہ سے چادر اور چار دیواری کا تقدس پامال ہوا اور چھوٹے چھوٹے بچوں کو ڈرایا گیا اور آج تک وہ بچے سہمے ہوئے ہیں۔ کیا ہم سب کے گھروں میں بچے نہیں ہے، کیا آج تک وہ بچے دماغی طور پر اس بات کو تسلیم کر چکے ہوں گے تو یقیناً نہیں کر چکے ہوں گے؟ پھر مجھے وہ رات یاد آ جاتی ہے جب اسی chair پر جناب سپیکر بیٹھے تھے اور انہوں نے فنانس منسٹر سے کہا کہ آپ

بجٹ پیش کریں۔ اب اگر وہ بجٹ پیش کرتے تو اس کے بعد ہی تو بجٹ کی کارروائی شروع ہونا تھی لیکن ان کو سمجھ آ گئی اور انہیں محسوس ہوا کہ ہم trap ہو گئے ہیں جب ہم بجٹ پیش کریں گے تو پھر فنانس بل آئے گا، cut motions آئیں گی اور پھر ہماری کمزوریاں اور کوتاہیاں پکڑی جائیں گی تو انہوں نے فوراً کہہ دیا کہ ہمیں ابھی ابھی فون پر اطلاع آئی ہے کہ گورنر صاحب نے سیشن کو prorogue کر دیا ہے۔ اگر فنانس منسٹر سپیکر صاحب کے کہنے سے پہلے بتا دیتے تو پھر بھی ہم مان لیتے کہ کوئی procedure follow ہوا لیکن جب سپیکر صاحب نے کہہ دیا کہ آپ بجٹ پیش کریں تو اس کے بعد بجٹ پیش نہ کرنا سو فیصد بد نیتی تھی۔ ہم آج بھی اپنی بات پر قائم ہیں کہ PTI پنجاب ہی کی نہیں بلکہ پاکستان کی سب سے بڑی سیاسی جماعت ہے جس کو عمران خان lead کر رہے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! اس کا ہم نے عملی ثبوت دیا ہے۔ ہم نے سو رکاوٹوں کے باوجود مرکز میں بھی ہماری گورنمنٹ بنی، پنجاب میں بھی الحمدللہ اللہ کے حکم سے ہماری گورنمنٹ بنی، خیبر پختونخوا میں بھی ہماری گورنمنٹ بنی، بلوچستان میں بھی ہماری اتحادی گورنمنٹ بنی، گلگت بلتستان میں بھی اللہ کے فضل سے پاکستان تحریک انصاف کی گورنمنٹ بنی اور آزاد کشمیر میں بھی پاکستان تحریک انصاف کی گورنمنٹ بنی۔ کیا یہ ثبوت بات کرنے کے لئے کافی نہیں ہیں؟ اگر ایک بندہ ڈھٹائی پر آ جاتا ہے، ضد پر آ جاتا ہے اور کہتا ہے کہ اس وقت دوپہر کے بارہ بج رہے ہیں تو آپ اس کو سو دلائل دیں اس کو قائل کریں، وہ کہے کہ میں نہیں مانتا کہ دوپہر کے بارہ بجے ہیں تو پھر اس کے دماغ میں فطور ہے۔ اسی طرح اگر وہ اس بات کو تسلیم نہیں کرتے تو یہ حکمران جماعت کے دماغ میں فطور ہے عوام نے تو فیصلہ کل بھی دیا، آج بھی دیا ہے اور انشاء اللہ آنے والے کل میں بھی کہیں گے کہ پاکستان تحریک انصاف سب سے بڑی جماعت ہے جس کو اللہ کے فضل و کرم اور اس کے پیارے حبیب دو جہانوں کے سردار حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے وسیلے سے عوامی حمایت حاصل ہے۔ یہ اُن ﷺ کی کرم نوازی ہے جن کے یہاں ایوان میں نام لکھے ہوئے ہیں۔ عمران خان وہ شخص ہے جس نے عالم اسلام میں سب سے بڑا ختم نبوت ﷺ کا جھنڈا اٹھایا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! اب عمران خان پاکستان کی حدود سے باہر نکل رہا تھا۔ عمران خان کا اُمت مسلمہ کے متفقہ لیڈر کے طور پر image اُبھر رہا تھا تو یہ حکمران جماعت کو کیسے برداشت

ہوتا۔ مجھے ایک واقعہ یاد آ گیا ہے کہ 08-2007 میں Wall Street Journal میں ایک آرٹیکل آیا تھا کہ Pakistan's nukes for sale۔ ہمارا جو بھی son of soil ہو گا، جو بھی پاکستان سے ہمدردی کرے گا تو جو بین الاقوامی طاقتیں ہیں وہ کبھی بھی اسے اُبھرنے نہیں دیں گی۔ جناب چیئرمین! میں ریکارڈ پر یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ فروری 1975 میں امریکہ میں صدر Gerald Ford اور Henry Kissinger وزیر خارجہ تھے انہوں نے ذوالفقار علی بھٹو مرحوم جو اصل پیپلز پارٹی کے وارث تھے اُن کو کہا تھا کہ You would be dragged on Pakistan's roads otherwise اس nuclear programme سے دستبردار ہو جاؤ۔ یہ لفظ ان کے ہیں میں نہیں کہہ رہا تو اس وقت ذوالفقار علی بھٹو نے کہا تھا کہ میں دستبردار نہیں ہوں گا تم نے جو کرنا ہے کر لو کیونکہ وہ پیپلز پارٹی تھی وہ زرداری لیگ نہیں تھی۔ اُس وقت زرداری لیگ نہیں تھی۔ وہ قائداعظم کے بعد عوامی لیڈر تھے۔ ہمارے ان سے سو اختلافات ہوں گے لیکن وہ عوامی لیڈر تھے۔ ان کے بعد عمران خان نے پاکستان کا جو image build up کیا اور عمران خان کا نام پاکستان کے خوددار اور غیرت مند لیڈر کے طور پر اُبھرا ہے۔ ہم عمران خان کو کبھی بھی بھول نہیں سکتے اور تاریخ بھی ان کو ہمیشہ یاد رکھے گی۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! اس کے بعد میں یہ درخواست کروں گا اور جناب سپیکر چودھری پرویز الٰہی صاحب سے بھی ہم نے درخواست کی ہے کہ ہفتہ میں ایک دن اجلاس رکھیں۔ ہمارے 20 حلقوں میں الیکشن ہو رہے ہیں۔ ہم کہاں کہاں لڑیں؟ ہم الیکشن کروانے والوں سے بھی لڑیں اور ہم حکومت سے بھی لڑیں۔ ہمارے لئے میڈیا پر اپنا موقف دینا بھی ضروری ہے کیونکہ آج کل vibrant میڈیا کا دور ہے۔ یہ میڈیا ہی عوام کی آنکھیں، کان اور زبان ہے۔ اگر ہماری پارٹی کا، ہمارے چیئرمین اور ہماری جماعت پاکستان تحریک انصاف کا موقف عوام میں جائے گا تو وہ down pouring ہو گی اور عوام تک پیغام جائے گا۔ اس کے بعد عوام کو سمجھ آئے گی۔ ہمارے چیئرمین جناب عمران خان پانچ سو دفعہ کہہ چکے ہیں کہ میرے خلاف بیرونی سازش ہوئی ہے۔ ہم اس کو کیسے نظرانداز کر سکتے ہیں؟ آپ دیکھیں کہ جن کے اربوں ڈالرز غیر ممالک میں پڑے ہیں تو وہ اپنے اربوں ڈالرز کا interest دیکھیں گے یا پارلیمنٹ اور پاکستان کا interest دیکھیں گے۔ ان جماعتوں کے لیڈروں کے اربوں ڈالرز باہر پڑے ہیں وہ اپنے اس interest کو دیکھیں گے وہ پاکستان کے interest، sovereignty، عزت

کو اور غیرت کو وہ تھوڑا سا پیچھے کریں گے کیونکہ وہ اپنے پیسے کو آگے لائیں گے جبکہ ہمارے چیئرمین نے "Absolutely not" کہا۔

جناب چیئرمین! ہم نے اسی لئے جناب سپیکر کو درخواست کی ہے کہ ہمارے 20 حلقوں میں ضمنی الیکشن ہو رہے ہیں۔ آپ مہربانی کریں اور ہمیں ہفتہ میں ایک دفعہ جو دن آپ مناسب سمجھیں اس دن بلایا کریں تاکہ ہم چھ دن اپنے اپنے حلقوں میں رہیں اور عوام کو صحیح صورتحال بتائیں۔ ہمارے امیدوار اپنے عوام کو سمجھائیں کہ آپ ہمارے بھائی ہیں اور اپنے پولنگ ایجنٹس کو بھی یہ سمجھائیں کہ جب تک آپ کو فائنل رزلٹ نہیں ملے گا تو خدا کے لئے اپنے پولنگ سٹیشن کو مت چھوڑیں اور اپنا رزلٹ لے کر آئیں۔ عوام آپ کے ساتھ چلنے کو تیار کھڑی ہے۔ عوام پاکستان تحریک انصاف کے ساتھ چلنے کو تیار کھڑی ہے لیکن ہم نے الیکشن کی باریکیاں دیکھنی ہیں۔ ہم نے اس وقت پانچ مختلف محاذوں پر لڑنا ہے۔ اس میں حکومت ہے، انتظامیہ ہے، الیکشن کرانے والے ادارے ہیں اور مختلف قسم کے محاذ ہیں۔ ہم نے ان سب سے لڑنا ہے۔ ہم نے اپنے امیدواروں کو تیار کرنا ہے۔ ہم نے اپنے امیدواروں کے پولنگ ایجنٹس کو تیار کرنا ہے۔ میں آخر میں کہوں گا کہ ہمیشہ حق اوپر ہو جاتا ہے اور باطل نیچے آجاتا ہے۔ یہ جتنی باتیں چھپالیں آج چھوٹے چھوٹے بچوں کے منہ پر "Absolutely not" آگیا ہے، چھوٹے چھوٹے بچے کہتے ہیں کہ امپورٹڈ حکومت نامنظور، چھوٹے چھوٹے بچے کہتے ہیں کہ ہم کسی ملک کی غلامی برداشت نہیں کریں گے ہمیں اللہ اور اس کے پیارے حبیب ﷺ کی غلامی منظور ہے۔ ہم انشاء اللہ امریکہ اور کسی دوسرے ملک کی غلامی قبول نہیں کریں گے۔ ہمارا نعرہ اِيَّاكَ نَعْبُدُوَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ "ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں" ہم انشاء اللہ اسی سے ہی مدد مانگتے ہیں اور اللہ کے حکم سے آپ دیکھیں گے کہ ہم کامیاب ہوں گے۔ میں پچاس فیصد نہیں کہتا لیکن اگر تیس فیصد الیکشن شفاف ہو گئے تو اللہ کے حکم سے آپ دیکھیں گے کہ 17-جولائی کے بعد ہم اس ایوان میں سرخرو ہو کر آئیں گے۔ میں آخر میں یہ کہنا چاہوں گا کہ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ۔ ہم انشاء اللہ 17-جولائی کے بعد حکومتی بنچوں میں ہوں گے اور وہ اپنی اصل جگہ پر ہوں گے۔ آپ کی بڑی مہربانی شکریہ۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین: اس سے پہلے کہ ہم بحث کو مزید آگے بڑھائیں چند قراردادیں ہیں۔ ہم ان قراردادوں کو pending کر رہے ہیں کیونکہ یہاں کوئی منسٹر نہیں ہے جو ان کا جواب دے گا۔

جناب احمد خان صاحب آپ اپنی بات کیجئے۔

جناب احمد خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! شکریہ۔ میری باری اپوزیشن لیڈر کے فوراً بعد آ گئی ہے۔ انہوں نے ماشاء اللہ بڑی پُرجوش، زبردست، جامع اور informative تقریر کی ہے۔ میں دو تین باتوں پر بات کروں گا۔ میری سب سے پہلی بات یہ ہے کہ اصولاً یہ ہمارا بجٹ اجلاس ہو رہا ہے۔ اس اجلاس کے لئے پورا سال ممبران اسمبلی انتظار کرتے ہیں۔ حکومتی ممبران اپنی بات کرنے کے لئے انتظار کرتے ہیں اور اپوزیشن کے ممبران بھی انتظار کرتے ہیں کہ ہم کٹوتی کی تحاریک پر بات کریں گے۔ یہاں بجٹ پیش ہو گا اور ہم اپنے حلقوں کی بات کریں گے لیکن ہوا یہ کہ جس طرح 1985 سے ایک خاندان کی monopoly پنجاب میں بنی اور وقتاً فوقتاً وہ چلتے آئے اور ان کو یہ گوارہ ہی نہیں تھا کہ دوسری پارٹی حکومت کرے۔ اس لئے ساڑھے تین سال بعد پاکستان تحریک انصاف کی حکومت کو ختم کیا گیا۔ جس کو انہوں نے شب خون مار کر takeover کیا اور میں اس کو takeover ہی کہوں گا۔ اس کے بعد بجٹ سیشن میں اُن کو پتا چلا کہ ہمارے پاس majority نہیں ہے۔ اصل میں سارا background یہ ہے کہ اُن کے پاس بجٹ سیشن میں اپنے بجٹ کو منظور کروانے کے لئے majority نہیں تھی کیونکہ cut motions ہوتی ہیں اور ہم نے پانچ سال اپوزیشن میں گزارے ہیں اس لئے ہمیں سارا پتا ہے۔ Cut Motions میں کافی technicalities ہوتی ہیں کیونکہ ممبران کی حاضری اور اُن کا پورا ہونا ضروری ہوتا ہے۔ انہوں نے وہی کام کیا ہے جیسے 1985 سے پلاٹ اور permit والا کام شروع ہوا، 1988 میں چھانگا مانگا شروع ہوا اور اس کے بعد یہ ساری کہانی چلتی رہی۔ انہوں نے اب وہی کام شروع کیا ہے جو میرے نزدیک ایک غیر قانونی اجلاس ہمارے parallel ایوانِ اقبال میں ہو رہا ہے۔ وہ کہتے تو ہیں کہ "ووٹ کو عزت دو" لیکن انہوں نے خود اپنی ذہنیت کا بتایا ہے کہ ہمارا democratic mind set ہے اس حوالے سے وہ خود expose ہوئے ہیں کہ اصل میں ہمارا

dictatorship والا mind ہے کیونکہ باپ، چچا پھر بھائی۔ اب اُن کی ایک بیٹی ہے جو آج کل disqualified ہیں لہٰذا جب وہ آئیں گی تب وہ بھی کوئی نہ کوئی عہدہ سنبھال لیں گی۔

جناب چیئرمین! میں اس بجٹ کے حوالے سے یہ چیز ریکارڈ پر ضرور لانا چاہوں گا کہ انہوں نے اسمبلی کے باہر بجٹ سیشن کر کے پورے پنجاب کی تاریخ میں ایک precedent بنایا ہے اور جس طرح وہ ہر wrong precedent set کرتے ہیں اسی طرح انہوں نے ایک اور مثال set کر دی ہے کہ ہم یہ کام بھی کر سکتے ہیں۔ میں on the floor of the House یہ کہہ رہا ہوں کہ اُن کے جتنے بھی کابینہ کے ممبران ہیں یا گورنر ہیں، اُن کا کوئی اور مقصد نہیں ہے بلکہ اُن کی وفاداری کا ایک ہی تقاضا ہے کہ اپنے آقاؤں کو خوش رکھیں۔ اگر اُن کے آقا کسی غیر قانونی کام سے خوش ہوتے ہیں تو وہ غیر قانونی کام کریں گے اور اگر اُن کے آقا قانونی کام سے خوش ہوتے ہیں تو اُن کے لئے مزید blessing ہو گی لیکن ہمیں یہ امید نہیں ہے۔ بجٹ پیش ہو گیا ہے لیکن ہمارے پاس بجٹ کی کتابیں نہیں ہیں جبکہ پنجاب کا انہوں نے ڈرامہ کیا ہے جس طرح 2018 میں وہ ہمارے لئے ساڑھے 1300۔ ارب روپے کا ADP چھوڑ کر گئے تھے لیکن ہماری گورنمنٹ نے کرونا کے باوجود اُن کی ongoing schemes کو پورا کیا تھا۔ اس دفعہ پھر وہ ایک ڈرامہ کر رہے ہیں اور وہ ڈرامہ اسی ADP میں کر رہے ہیں۔ اگر آپ اُن کی ADP Books دیکھیں تو پتا چلے گا کیونکہ میں نے کمپیوٹر پر دیکھی ہیں اور مجھے پتا ہے۔ انہوں نے کام یہ کیا ہے کہ ongoing schemes جن پر PTI کا نہیں بلکہ پنجاب گورنمنٹ کا 60 سے 70 فیصد بجٹ across the board پورے پنجاب میں خرچ ہو چکا ہے لیکن اُن منصوبہ جات کا قصور یہ ہے کہ وہ 2018 کے بعد اس regime change کے دوران شروع ہوئے ہیں۔ وہاں پر انہوں نے token money رکھ دی ہے، کسی نے 20 لاکھ، کسی نے 50 لاکھ اور کسی نے 70 لاکھ روپے رکھ دیئے ہیں یعنی 70 سے 80 لاکھ روپے ہر پراجیکٹ میں رکھے ہیں۔ اس میں PTI کا نقصان نہیں بلکہ پنجاب گورنمنٹ کے خزانے کا نقصان ہے۔ پنجاب گورنمنٹ کا پیسا کسی کے باپ کی جاگیر نہیں ہے بلکہ یہ پیسا عوام کا ہے جس کو وہ ضائع کر رہے ہیں۔ میں جو باتیں کر رہا ہوں یہ سیاسی point scoring کے لئے نہیں کر رہا بلکہ یہ on record ہیں۔ اس حوالے سے ہماری ٹیم، ہمارے اپوزیشن لیڈر اور سب تیار ہیں کہ ہم اس کے خلاف عدالت میں جائیں گے۔

جناب چیئرمین! میں یہ بھی گزارش کروں گا کہ ہمارے 20 حلقے اس وقت پنجاب کی سیاسی جماعتوں خصوصاًبر سر اقتدار جماعت (ن) لیگ کے لئے زندگی اور موت کا مسئلہ بنا ہوا ہے۔ وہ by hook or crook ان 20 حلقوں کو لینا چاہتے ہیں۔ اگر عوام کا الیکشن ہو اور صحیح الیکشن ہو جبکہ دوسری طرف پورا ایک مہینہ جو election campaign چل رہی ہے میں اُس میں بھی نہیں جاؤں گا بلکہ صرف یہ بات کروں گا کہ polling والے دن صبح 8 بجے سے لے کر شام 5 بجے تک fair and free الیکشن کروالیں تو میں یہ گارنٹی کے ساتھ کہتا ہوں کہ (ن) لیگ ایک سیٹ بھی نہیں جیت سکتی۔ لوگ تو اِن کی شکل دیکھنا بھی گوارا نہیں کرتے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! عمران خان صاحب بنی گالا بیٹھ کر ایک اعلان کرتے ہیں کہ پورے پاکستان میں لوگ اکٹھے ہو جائیں تب لوگ اپنے گھروں سے نکل کر پورے پاکستان میں اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ میں دیکھتا ہوں کہ جتنے بھی لیڈر اس وقت گورنمنٹ میں ہیں چاہے وہ پاکستان پیپلز پارٹی سے ہیں، مسلم لیگ (ن) سے ہیں یا JUI فضل الرحمٰن سے ہیں وہ آواز دے کر دیکھیں تو اِن کے لئے دس بندے بھی نہیں نکلیں گے۔ ہمارا لیڈر عمران خان گھر بیٹھا ہے لیکن اُس کی آواز پر لاکھوں لوگ نکل رہے ہیں تو کیا وہ 20 سیٹیں نہیں جیت سکتا۔ اب اِن کے چینلز بند ہو گئے ہیں۔ دھاندلی شروع ہو چکی ہے لہٰذا میں اس ہاؤس کے توسط سے الیکشن کمیشن سے اپیل کروں گا کہ خدارا آپ اس الیکشن کو fair and free کروائیں کیونکہ جس دن Polling Day ہوتا ہے وہ voter and supporter کے لئے do or die کا دن ہوتا ہے اور اس حوالے سے ہاؤس میں مجھ سے سینئر لوگ بیٹھے ہیں جو اس کو بہتر جانتے ہیں۔ وہاں پر کوئی پرندہ بھی پر نہیں مار سکے گا اس لئے ہم ان سے اپیل کرتے ہیں کہ پنجاب کی پوری ایڈمنسٹریشن جیسا کہ rigging کا فیصلہ کر چکی ہے وہ نہ کرے کیونکہ انہوں نے آج سے دس دن پہلے pre poll rigging شروع کر دی ہے اور وہ کر رہے ہیں۔ ہم کہتے رہیں گے لیکن وہ pre poll rigging کرتے رہیں گے کیونکہ ہمیں مسلم لیگ (ن) کی ذہنیت کا پتا ہے کہ وہ rigging کے بادشاہ ہیں اور وہ ہمیشہ pre poll rigging کرتے ہیں لیکن اگر الیکشن کمیشن نوٹس نہیں لیتا تو ہمیں صرف آخری دن صبح 5 سے شام 8 بجے کا وقت دے دیں تو اِن کو پتا لگ جائے گا کہ ان کا کیا حال ہوتا ہے۔ مجھے پنجاب گورنمنٹ سے کوئی امید نہیں ہے کیونکہ میں نے 25 مئی کو ڈی چوک اسلام آباد کا حال اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ میرے ساتھ سبطین خان

صاحب، امین اللہ خان، ببلی خان، میانوالی کے سارے MPAs اور باقی سارے colleagues تھے تو جو حال ہم نے عورتوں اور بچوں کا دیکھا ہے اس سے ہمیں یہ اندازہ ہو گیا ہے کہ اپنے اقتدار کی خاطر (ن) لیگ والوں کے لئے بندہ مارنا ایسا ہے جیسے کوئی بلی کا بچہ مار دیتا ہے۔ ان کے لئے بندے کی کوئی اہمیت نہیں ہے لہٰذا میں آپ سے ہاؤس کے توسط سے دوبارہ یہ گزارش کروں گا کہ الیکشن کے لئے ہمیں تیار رہنا چاہئے اور ہمیں ہر valid forum اپنانا چاہئے جس کے لئے ہم کوشش کریں کہ ہمارے 20 حلقوں میں fair and free الیکشن ہو۔

جناب چیئرمین! اس کے علاوہ میں بجٹ کے حوالے سے یہ بات ضرور کروں گا کہ میرے ضلع میانوالی کو اس وقت سزا اس لئے دی جا رہی ہے کیونکہ وہ عمران خان کا گھر ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ لوگ عمران خان کے ساتھ ہیں اور آخری دَم تک رہیں گے۔ چاہے یہ ہمارے فنڈز بند کر دیں، ہمارے اوپر انٹی کرپشن کی ٹیم بھیجیں یا جو کچھ بھی ہمارے خلاف کریں تب بھی ہم عمران خان کے ساتھ کھڑے ہیں بلکہ اس وقت پورا پاکستان خان کے ساتھ کھڑا ہے۔ آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ بھچر صاحب۔ جہاں تک آپ نے pre poll rigging کی بات کی ہے تو ان 20 حلقوں میں یہی کچھ ہو رہا ہے۔ میں ملتان کی مثال دوں گا کہ وہاں پر اِن کا امیدوار development schemes announce کر رہا ہے اور انتظامیہ کو ہدایت ہے کہ آپ نے اِن کے سارے معاملات دیکھنے ہیں۔ (شیم شیم)

جی، سید حسین جہانیاں گردیزی صاحب!

سید حسین جہانیاں گردیزی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم o الحمدللہ رب العالمین o والصلوۃ والسلام علٰی سید الانبیا والمرسلین۔ جناب چیئرمین! اللہ کی مہربانی رہی ہے کہ جہاں اللہ تعالٰی نے مجھے اَن گنت نعمتوں سے نوازا ہے وہاں مجھے موقع ملا کہ میں پچھلی تین دہائیوں سے اپنے حلقے کی عوام کی نمائندگی کر رہا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! جیسے پہلے میں فخر محسوس کرتا تھا کہ بحیثیت عوامی نمائندہ مجھے یہ اعزاز حاصل ہے لیکن آج میں اپنے طور پر ایک شرمندگی لے کر پھر رہا ہوں کہ پچھلے دو مہینے سے اس

طرح کے حالات اس ہاؤس میں دیکھے جارہے ہیں۔ ابھی محترم اپوزیشن لیڈر نے بھی اس بات کی نشاندہی کی ہے کہ پچھلے دو ماہ سے ہمارے ملک میں خاص طور پر قومی اسمبلی اور تمام صوبائی اسمبلیوں میں جو کچھ دیکھنے کو ملا ہے اس کی مثال مجھے کہیں نہیں ملتی۔

جناب چیئرمین! غیر ملکی مداخلت سے پاکستان میں ایک نمائندہ حکومت کو برطرف کیا گیا بلکہ ایک ایسی حکومت کو برطرف کیا گیا جس نے اس ملک کو ترقی کی راہ پر گامزن کیا اور اس ملک کی معیشت کو سنبھالا دیا جو بدحالی میں ملی تھی۔ ایک ایسی حکومت کو برطرف کیا گیا جس حکومت نے اس ملک کی export کو 24۔ارب ڈالر سے بڑھا کر 31۔ارب ڈالر تک لے کر گئی۔

(اذان عصر)

جناب چیئرمین! میں عرض کر رہا تھا ایک ایسی حکومت کو برطرف کیا گیا جس حکومت نے اس ملک کی economy کو سنبھالا، revenue میں 5 ٹریلین تک کا mark عبور کیا اور اس حکومت میں textile sector نے ریکارڈ export کی اور micro economic indicator میں ایسے اہداف achieve کئے جو ماضی میں کبھی بھی کسی حکومت سے achieve نہیں ہو سکے تھے۔ اس نمائندہ حکومت کو مرکز میں ہٹانے کے بعد جو پنجاب پر یلغار کی گئی اور پھر پنجاب کی نمائندہ حکومت کو بھی ہٹانے کے لئے جو غیر قانونی کام اور جو غیر قانونی ہتھکنڈے استعمال کئے گئے میں بحیثیت ممبر پنجاب اسمبلی نہایت شرمندگی محسوس کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین! پنجاب میں چیف منسٹر کے انتخاب میں جس طرح غیر قانونی حربے استعمال کئے گئے اس پر مجھے ندامت ہوتی ہے کہ ہمارے ایوان میں الیکشن کے دوران پولیس کو اس ہاؤس میں داخل کیا گیا اس کی مثال اس سے پہلے پاکستان کی تاریخ میں نہیں ملتی اور نہ ہی اس کی مثال کسی اور ملک کی تاریخ میں ملتی ہے۔ مختلف ادوار میں مختلف ملکوں میں ہاؤس کے اندر احتجاج بھی ہوتے ہیں لیکن میں نے کوشش کی مجھے ریکارڈ میں اس کی کوئی مثال مل جائے میں دیکھ سکوں کہ کسی اور بھی ملک کے ایوان کے اندر پولیس کو داخل کیا گیا ہو تو مجھے میری اپنی کم علمی میں کوئی ایسا ریکارڈ نہیں ملا کہ ہاؤس میں پولیس کو داخل کیا گیا ہو۔ (شیم، شیم)

جناب چیئرمین! اس کے کچھ دن بعد یہاں لابی میں کچھ سینئر ممبرز موجود تھے اور میں نے مناظر رانجھا صاحب جو اس وقت بھی اس ہاؤس کے ممبر ہیں میں نے ان سے سوال کیا تھا آپ

پر بھی ممبرز نے assault کیا تھا۔ آپ کی طرف کُرسیاں اُچھالی گئی تھیں اور آپ کو کُرسیوں سے hit کرنے کی کوشش کی گئی تھی لیکن آپ نے تو اُس وقت پولیس نہیں بلائی تھی۔ اب صِرف چند خواتین نے ایک لوٹے کو آئینہ دِکھایا اور اگر اُسے "لوٹا" دِکھایا تو اِس پر اُنہوں نے بہانہ بنا کر اُس الیکشن کو rig کرنے کے لئے پولیس گھسا کر اِس ہاؤس کو divide کر کے ایک side کے دروازے بند کر کے اپنی مرضی سے آفیسرز گیلری میں ڈپٹی سپیکر جو "لوٹا" ہو چکے تھے، اُن کو کھڑا کر کے وزیر اعلیٰ کا الیکشن کروایا۔

جناب چیئرمین! اِس قسم کا الیکشن نہ کہیں پارلیمانی تاریخ میں ملتا ہے اور نہ ہی انشاء اللہ کبھی پارلیمانی تاریخ میں کوئی مثال قائم ہو گی۔ میں توقع کرتا ہوں کہ پاکستان کی عدلیہ اِس الیکشن کے بارے میں کوئی مناسب فیصلہ دے گی اور اِس الیکشن کو کالعدم اور غیر آئینی قرار دے گی۔ اِس کے بعد بھی اِن کا یہ غیر آئینی سلسلہ یہاں پر نہیں رُکا بلکہ ہر آنے والے دن میں اِنہوں نے غیر آئینی اقدامات اور غیر آئینی کام کئے۔

جناب چیئرمین! جب اِس ہاؤس کے اندر ایک stranger کو جناب سپیکر نے ہاؤس سے باہر جانے کا کہا اور اِس حوالے سے اُنہوں نے اپنی رُولنگ دی۔ تمام لوگ جو بھی پارلیمانی آداب سے واقف ہیں وہ جانتے ہیں کہ جناب سپیکر کی رُولنگ کو کوئی چیلنج نہیں کر سکتا اور اِس پر عمل درآمد کرنا یا اِس کی تعمیل کرنا نہ صرف جناب سپیکر کی عزت ہے بلکہ اِس پورے معزز ایوان کی عزت ہے لیکن یہاں پر اِس رولنگ پر عمل درآمد سے انکار کیا گیا۔ پھر جب اِصرار ہوا تو موصوف نے ایک ایسی نازیبا حرکت کی جِس کی اِس معزز ہاؤس میں کوئی مِثال نہیں مِلتی اور اِنہیں یہ بھی خیال نہ آیا کہ نہ صِرف اِس ہاؤس کے ممبران اِس نازیبا حرکت کو دیکھ رہے ہیں بلکہ یہاں پر ٹی وی کیمرے coverage کر رہے ہیں جن کے ذریعے اِس نازیبا حرکت کو پُورا پنجاب اور پُورا پاکستان دیکھے گا لیکن اُنہیں کِسی قسم کی کوئی نِدامت نہیں ہوئی۔ میں نے پچھلے دنوں ایک clip دیکھا ہے جس میں موصوف فرما رہے ہیں کہ مجھے کوئی شرمندگی نہیں ہے اور میں دوبارہ بھی ایسا کروں گا جو کہ بہت بُری اور بڑی بدتہذیبی کی بات ہے۔ (شیم شیم)

جناب چیئرمین! اِس حکومت نے ہمارے مُلک میں مہنگائی کا طوفان برپا کر دیا ہے جبکہ اِس حکومت کے وزیر کہتے ہیں کہ "چائے نہ پیئں" عوام کو تو وہ کہہ رہے ہیں کہ چائے نہ پیئں جبکہ

خود "اللے تللے" کر رہے ہیں اور اپنے اِن اللوں تللوں کے اخراجات میں کوئی کمی نہیں کر رہے، وزیر اعظم ہاؤس کا خرچہ کم نہیں کیا اور اپنی وزارتوں کے خرچے بھی کم نہیں کئے جبکہ عوام کو کہہ رہے ہیں کہ وہ چائے نہ پیئیں۔ اِس سے بڑھ کر اُنہوں نے جو حد کر دی ہے کہ کل اِن کے ایک وزیر نے کرپشن کو legalize کر دیا ہے کہ کرپشن سے مُلک کی ترقی پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔ گو ہم جانتے ہیں کہ یہ سارا کھیل اِسی لئے کھیلا جا رہا تھا کہ یہ اپنے cases سے جان چُھڑا سکیں اور نیب کے قانون میں ترمیم لا سکیں۔ جس طرح کی نیب کے قانون میں ترمیم کی گئی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ پارلیمانی تاریخ میں اِس قسم کی قانون سازی بھی شاید ہی ملے جِس میں اِنہوں نے نیب کے تمام اختیارات ختم کر دیے اور اسے retrospective effect لاگو کر دیا ہے کہ جو وقت گُزر چکا ہے اُس پر آج ہونے والی قانون سازی پر عمل درآمد ہو گا جو کہ نہایت ہی افسوسناک بات ہے۔

جناب چیئرمین! جب ہم یہ کہتے تھے، ہمارے وزیر اعظم عمران خان صاحب کہتے تھے اور ہماری پارٹی کہتی تھی کہ ایک سازش ہوئی ہے جس کے تحت ہماری حکومت کو ہٹایا گیا ہے تو اُس وقت تو یہ بڑے بڑے بیان دیتے تھے کہ سازش ہم نے نہیں کی اور یہ کوئی سازش نہیں ہے لیکن سچ تو خود اپنا راستہ بنا لیتا ہے۔ ان کے اپنے ہی وزیر کے مُنہ سے یہ بات نکل گئی کہ ہم اُس حکومت کا تختہ نہ اُلٹتے تو پھر تو اس کا مطلب ہے کہ 15 سالوں کے لئے عمران خان حکومت کرتا رہتا اور ہمارے تمام بدعُنوان لیڈر سزا یافتہ ہو کر جیلوں کی سلاخوں کے پیچھے چلے جاتے۔ یہ حق گوئی اُنہی کے مُنہ سے نکلی ہے اور لوگ اب جانتے ہیں کہ اُنہوں نے جِس طرح اِس حکومت کے خلاف سازش کی ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: گردیزی صاحب! جلدی سے wind up کر لیں کیونکہ میرے پاس exhaustive list ہے اور بہت سارے ممبران نے بات کرنی ہے لہذا جلدی سے wind up کر لیں تاکہ باقی دوستوں کو بھی موقع مِل سکے۔

سید حسین جہانیاں گردیزی: جی، ٹھیک ہے۔ جناب چیئرمین! پہلے بھی مجھے یہی شکوہ رہا ہے کہ مجھے وقت پُورا نہیں ملتا لیکن اب میں wind up کر دیتا ہوں۔

جناب چیئرمین: چلیں، جلدی سے wind up کر لیں۔

سید حسین جہانیاں گردیزی: جناب سپیکر! یہ ہمیشہ کہتے رہے ہیں اور ان کے بیانات داغے ہوئے ہیں کہ عمران خان نے آئی ایم ایف کے ساتھ معاہدہ کیا تھا اور یہ conditions اُنہوں طے کی ہوئی تھیں جن کی وجہ سے ہمیں پٹرول کی قیمتیں بڑھانا پڑی ہیں اور اُنہوں نے کبھی بھی اس بات پر غور نہیں کیا کہ conditions یا جو آئی ایم ایف کی demands میں تو corporate sector کو جو مراعات آپ نے دی ہوئی ہیں، ان مراعات میں کمی کی demand بھی وہ کر رہا ہے۔ وہاں پر تو آپ کو آئی ایم ایف کی مجبوری نظر نہیں آتی لیکن غریب آدمی کا پٹرول مہنگا کرنے کے لئے آپ کو آئی ایم ایف کی مجبوری نظر آتی ہے اور یہ کہتے ہیں کہ آئی ایم ایف کی وجہ سے پٹرول کی قیمتیں بڑھا رہے ہیں۔

جناب چیئرمین! آپ نے دیکھا ہو گا اور وزیر اعظم صاحب کا بیان بھی سُنا ہو گا جس میں انہوں نے فون کر کر کے اپنے وزراء کو مبارکباد دی ہے کہ FATF نے پاکستان کو "گرے لسٹ" سے clear کرنے کی یقین دہانی کروادی ہے۔ میں ان سے پُوچھنا چاہتا ہوں کہ پہلی بات یہ ہے کہ 2018 میں پاکستان FATF کی گرے لِسٹ میں گیا تو یہ کارکردگی سابقہ حکومت کی تھی جس کی وجہ سے پاکستان گرے لِسٹ میں گیا تھا۔ ساڑھے تین سال کی عمران خان کی جدوجہد، Money Laundering Bill pass کرانے اور ساری کوشش کرنے کی وجہ سے، ان کے آنے سے پہلے عمران خان کی حکومت نے وہ تمام conditions 24 پوری کر کے اُنہیں لِسٹ دے دی تھی جس کے بعد FATF نے اپنے اجلاس میں کہا ہے کہ پاکستان نے ہماری ساری conditions پوری کر دی ہیں اور اب ہمیں پاکستان سے مزید کوئی demand نہیں ہے۔ میں یہی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ FATF سے نکلنے کے لئے جب عمران خان صاحب کی حکومت legislation کر رہی تھی تو آج مبارکباد لینے والے لوگ بھی اُس وقت اسمبلی سے واک آوٹ کر کے باہر جا رہے تھے اور وہ پاکستان کے مفاد کے خلاف واک آوٹ کر رہے تھے۔ آپ نے چونکہ مجھے wind up کرنے کا کہا ہے تو اسی بات پر میں اپنی گفتگو سمیٹتا ہوں۔ شکریہ

جناب چیئرمین: شکریہ، گردیزی صاحب! اگر مختصر بات کریں گے تو زیادہ ممبران کو موقع مل جائے گا۔ جی، محترمہ مسرت جمشید!

محترمہ مسرت جمشید: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ، جناب چیئرمین! آج جس دور میں ہم بات کر رہے ہیں اور جس دور میں ہم زندہ ہیں جو unconstitutional جس میں وزیر اعلیٰ بھی جعلی، گورنر بھی جعلی اور کابینہ بھی جعلی، یہ کہانی regime change operation سے شروع ہوتی ہے۔ میرے مُلک کے اندر ایک بیرونی مُلک "سائفر" بھیجتا ہے جس کے تحت اِس مُلک کے مقامی سہولت کار plan کرتے ہیں کہ آئیں مل کر اس ملک میں آئین کی دھجیاں اڑائیں اور پھر اس regime change operation کو لوٹوں کا استعمال کر کے، ڈالرز کا استعمال کر کے ہمارے ملک کے محب وطن Constitutional Prime Minister کو سازش کے تحت تبدیل کیا جاتا ہے۔ آج اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ جو ہم کہتے رہے کہ سازش ہوئی، جو ہم کہتے رہے کہ مداخلت ہوئی آج ان کے اپنے لوگ ایک ایک کر کے اس حقیقت کو عوام کے سامنے خود رکھ رہے ہیں۔ مثلاً ہم سب نے خرم دستگیر کے انٹرویو کی ویڈیو دیکھی انہوں نے کہا ہے کہ ہم تو اپنے کیسز ختم کرانے آئے ہیں۔ ایک ایک چیز جو ہم ان سے کہہ رہے تھے کہ آپ لوگوں نے سازش کے تحت مداخلت کر کے اس ملک کے اندرونی معاملات کے اندر ایک بیرونی طاقت کو شامل کر کے اس ملک کے آئین اور قانون کی نہ صرف دھجیاں اڑائیں بلکہ اس ملک کے 22 کروڑ عوام کے مینڈیٹ کو بھی بے عزت کیا۔ آپ نے دیکھا کہ اسی regime change operation کے تحت اس مقدس ایوان کے اندر بربریت اور فسطائیت کا مظاہرہ کیا۔ مجھے سمجھ نہیں آتی کہ وہ کون سی حکومت تھی جس کے اشارے پر، جس کے کہنے پر اس ایوان کے تقدس کو پامال کیا گیا؟ جو انتقامی کارروائیوں کا سلسلہ اس ایوان سے ہوا اور آج تک جاری ہے، آپ یہ دیکھیں کہ 25 مئی کو ہم اپنا آئینی، جمہوری حق exercise کرنے جا رہے تھے تاریخ اس چیز کی گواہ رہے گی، آپ تاریخ سے کوئی چیز delete نہیں کر سکتے کیونکہ جب تاریخ لکھی جائے گی تو شاید اس وقت ہم لوگ اور یہ لوگ موجود نہ ہوں، آپ 25 مئی کے بدترین مناظر کو کیسے delete کریں گے؟ جس میں پاکستان کی سڑکوں پر، لاہور کی سڑکوں پر، اسلام آباد کی سڑکوں پر اور ڈی چوک پر جو مناظر تھے وہ فلسطین سے کم نہیں تھے۔ لاہور میں لبرٹی کے اندر وہاں میں خود موجود تھی، وہاں پر عورتیں اور بچے تھے۔ وہاں پر ہمارے سیاسی لوگ تو تھے نہیں وہ لوگ تو کہیں دھکے کھا رہے تھے، کوئی کسی جیل میں تھا اور کوئی کہیں شیلنگ کا سامنا کر رہا تھا۔ لبرٹی میں تو صرف عورتیں، بچے اور عام لوگ تھے جو اظہار یکجہتی کے طور

پر نکلے تھے۔ ان ظالموں اور بد بختوں نے وہاں پر ہماری عورتوں پر، ہماری بہنوں پر، ہماری بیٹیوں پر وہ شیلنگ استعمال کی جو دہشت گردوں پر کی جاتی ہے۔ چادر اور چار دیواری کا جو تقدس پامال ہوا اس کی بدترین مثال ڈکٹیٹر شپ کے دور میں بھی نہیں ملتی۔ یہ وہ سنہری دور ہے جس میں آج عورتوں پر Section 7(ATA) لگایا جا رہا ہے۔ میں روزانہ دہشت گردی کی عدالت میں پیش ہوتی ہوں تو میں اپنا نام بتاتی ہوں کہ میرا نام مسرت جمشید چیمہ ہے اور میں دہشت گرد نہیں ہوں سوائے ایک ثبوت کے وہ یہ ہے کہ تم لوگوں نے جو شیلنگ ہمارے اوپر استعمال کی تھی وہ دہشت گردوں کے اوپر استعمال کی جاتی ہے، ہم نے کوئی دہشت گردوں والا کام نہیں کیا۔ میں یہ بتانا چاہتی ہوں کہ انہوں نے جو کیا ہے ٹھیک کیا ہے تاکہ اس ملک کے 22 کروڑ عوام کو مزید کوئی غلط فہمی نہ رہے۔ آپ نے ساڑھے تین سالوں میں دیکھا ہے کہ بیوروکریسی ہر اچھے اور جائز کام میں رکاوٹیں ڈالتی تھی جس کو میرٹ کا نام دیا جاتا تھا۔ آج میں اس ایوان میں کھڑے ہو کر آئی جی سے پوچھتی ہوں کہ آپ نے کس کے کہنے پر یہ کام کیا حالانکہ اس وقت کوئی گورنمنٹ کا وجود نہیں تھا، آپ نے کس کے کہنے پر ہمارے گھروں پر ریڈ کئے، وہ کون تھا جس نے آپ کو instructions دیں تو آپ نے ہم پر بے شمار ایف آئی آر کاٹیں اور ہر روز گڈ مارننگ کے ساتھ ہمارے نام نئی ایف آئی آر کے اندر ڈال دیئے جاتے ہیں؟

معزز ممبران حزب اختلاف: شیم، شیم، شیم۔۔۔

محترمہ مسرت جمشید: جناب چیئرمین! میں اس ایوان کو گواہ بنا کر کہتی ہوں کہ ہم ایک ایک ظلم کا آئینی طریقے سے حساب لیں گے، ہم ایک ایک کردار کو آئین کے آگے تابع کریں گے، ان چھپے ہوئے اور واضح چہروں کو عوام کے سامنے بھی لے کر آئیں گے۔ ابھی محترم ممبر بات کر رہے تھے کہ یہ جعلی ارسطو ہے۔ آج کا کرائم منسٹر، آج کا وزیراعلیٰ کہتا ہے کہ بچوں کرپشن تو ہوتی ہے۔ آج ارسطو کہتا ہے کہ جہاں کرپشن ہے انہوں نے بھی ترقی کی ہے۔ یعنی کہ یہ intellectual dishonesty کی حد ہے۔ یہ میرے ملک کے اندر اس debate کو generate کرنا چاہتے ہیں کہ کرپشن کرنے کو legalize کیا جائے اور اس کے ساتھ ساتھ ہم کچھ نہ کچھ کام بھی کر دیں گے۔ وہی phenomenon کہ کھاتا بھی ہے تو لگاتا بھی ہے۔ میں ان کو بتاتی چلوں کہ یہ کالا قانون جو

آپ نے پاس کیا ہے انشاء اللہ اس کی کلنک کا ٹیکہ آپ کے ماتھے پر لگ گیا ہے۔ یہ ساڑھے 22 کروڑ عوام کا ملک انسانوں پر مشتمل ہے کوئی بھیڑ بکریاں نہیں ہیں۔ میں پھر ان کو یاد دلاتی چلوں کہ ہم کوئی غلام نہیں ہیں۔ غلامی کے دن کم رہ گئے ہیں، تھوڑے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ جب ہمارے next Prime Minister جو two-third majority لے کر آئیں گے تو ہم آئینی طریقے سے، reforms کے طریقے سے ان کا راستہ بند کریں گے۔ لوٹوں کی وجہ سے ہمارے پنجاب کے اندر جو الیکشن ہو رہے ہیں وہاں پر بھی ان کا ظلم اور ان کی بربریت عروج پر ہے۔ اگر میں لاہور کی بات کروں تو پی پی۔167 کے candidate کے بھتیجے عادل گجر صاحب جو ہماری یوتھ کے ورکر ہیں ان کو گولیاں ماری گئیں۔ وہ لوٹا، وہ غلام نذیر چوہان اور اس کے غنڈے جن کے ساتھ ڈولفن پولیس بھی تھی ان کے political office کے باہر جا کر انہوں نے بربریت اور فسطائیت کا مظاہرہ کیا ہے۔

معزز ممبران حزب اختلاف: شیم، شیم، شیم۔۔

محترمہ مسرت جمشید: جناب چیئرمین! یہ الیکشن کمیشن جو (ن) لیگ کے ونگ کی شکل اختیار کر چکا ہے، ان کا عملہ ان کے پوسٹر لگاتا پھر رہا ہے۔ کوئی شرم کرو، کوئی حیا کرو۔ تم لوگ اس ملک کے آئین کے تابع ہو، تم ہمارے ٹیکس کے پیسوں سے تنخواہیں حاصل کرتے ہو۔ میں یہ بتاتی چلوں کہ pre poll rigging عروج پر ہے، زندہ لوگوں کو مار دیا گیا ہے۔ وہ حلقے جو پی ٹی آئی فرینڈلی ہیں اور ہمارے گھرانوں کے اندر کئی سو لوگوں کو ووٹر لسٹوں میں دھاندلی کر کے add کر دیا گیا ہے۔ لہٰذا میں اس ایوان کے توسط سے یہ بتانا چاہتی ہوں کہ ہم ان کے ہر ظلم اور بربریت کا انشاء اللہ مقابلہ کریں گے۔ اس وقت ہم ایک تاریک دور سے گزر رہے ہیں۔ اس ملک نے دیکھا ہے کہ دو وزیر اعلیٰ تھے، ایک جعلی تھا اور ایک اصلی تھا۔ آج دو ایوان ہیں، یہ اصلی حقیقی عوام کا نمائندہ ایوان ہے اور دوسرا وہ جو دکان لگا کر بیٹھے ہیں بالکل اسی طرح ہے جس طرح انہوں نے فلیٹیز ہوٹل میں جعلی الیکشن کرایا تھا۔ انہوں نے تاریخ کے اندر جوکر رجسٹرڈ کر دیا ہے۔ یہ جوکر تو تھے ہی اب آئینی طور پر بھی جوکر ثابت ہوئے ہیں اور انشاء اللہ کچھ دنوں کے بعد ہمارا ہی دور ہے اگر کورٹس ہمارے حق میں فیصلہ کرتی ہیں تو اکثریت آج بھی ہماری ہے اور پھر ہماری ہو گی۔ میں امید رکھتی

ہوں کہ یہ ایوان جھوٹے کیسز کا اور ہمارے خلاف جو انتقامی کارروائیاں ہوئی ہیں ان کا محاسبہ ضرور کرے گا۔ شکریہ۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین: شکریہ۔ محترمہ مومنہ وحید!

محترمہ مومنہ وحید: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! آپ کا بہت بہت شکریہ۔ ایوان کا یہ خالی حصہ جو بہت سارے اداروں کی مدد سے، بہت سارے لوگوں کی مدد سے زبردستی امپورٹڈ حکومت کی نذر کر دیا گیا۔ یہ خالی حصہ پنجاب کے 12 کروڑ عوام کے استحصال کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ یہ ایوان جو پنجاب کے عوام کی فلاح کے لئے بنایا گیا ہے، جو باقاعدہ ہاؤس ہے جہاں پنجاب کے عوام کے لئے قانون سازی ہوتی ہے آج حکومت یہاں پر موجود نہیں ہے۔ جس طرح سے انہوں نے ایک غیر آئینی الیکشن کسی ہوٹل میں کرایا آج ان کے اجلاس بھی اسی ہوٹل میں ہو رہے ہیں۔ میں اپنے تمام بااختیار اداروں سے سوال کرنا چاہتی ہوں کہ کیا پاکستان میں آئین کی بالادستی کا یہ ثبوت ہے، کیا یہ ہمارے آئین کی عزت ہے، کیا یہ عوام کے ووٹ کی عزت ہے؟ یہ ووٹ تو ان کو ملا بھی نہیں تھا جس پر انہوں نے شب خون مارا۔ بہت بات ہوگئی مہنگائی کی، بہت بات ہوگئی pre poll rigging کی جو آج سے شروع ہوگئی ہے بلکہ اُس وقت شروع ہوگئی تھی جب سے پنجاب کا الیکشن announce ہوا تھا۔ کسی نے بات نہیں کی کہ اس imported حکومت نے نہ صرف اپنے نام ECL سے نکالے بلکہ انہوں نے نیب کے قوانین میں کیا ترامیم کیں۔ وہ میں تھوڑی سی آپ کے گوش گزار کرنا چاہتی ہوں کہ جو پہلی ترمیم ہے آپ سنیں گے تو عش عش کر اٹھیں گے۔ نیب قوانین کی ترامیم آپ کے حاضر خدمت ہیں کہ تمام ترامیم کا اطلاق یکم جنوری 1985 سے ہوگا تو اس کا فائدہ کس کو ہوگا؟ ان تمام ملزمان کو ہوگا جو نیب میں مقدمات کا سامنا کر رہے ہیں۔(شیم شیم)

جناب چیئرمین! دوسری ترمیم سنئے۔ اس پر آپ واہ واہ کئے بغیر رہ نہیں سکیں گے کہ اہل خانہ کے جتنے اثاثے ہیں وہ ملزم کے اثاثے تصور نہیں ہوں گے۔ مطلب، موجاں مارو، جو مرضی کرو بناؤ تے خاندان دے نام کر دیو تسی، تسانوں کوئی پوچھنے والا نئیں۔ ترمیم نمبر 3۔ اثاثوں کو ناجائز ثابت کرنے کی ذمہ داری نیب پر ہے، واہ واہ ملزم جوابدہ نہیں ہے۔ اگر کوئی کیس آ گیا تو نیب کو خود ثابت کرنا ہے۔ ملزم نے تہانوں جواب نئیں دینا، تسی اپنا ہوم ورک کر کے آنا تسی ثابت کر سکدے او تاں

ٹھیک اے، چوتھی ترمیم وچ اے ہے کہ اگر تسی ثابت نیں کرسکدے تے تہانوں مار پڑنی اے تے ادارے نوں سزا ملنی اے۔ کون ہمت کرے گا؟ جنہوں نے آج تک لاشوں کی سیاست کی ہے، جنہوں نے آج تک ماڈل ٹاؤن کا انصاف نہیں ہونے دیا، ان کے خلاف کیس کون بنائے گا اور کون کرے گا انصاف؟ عوام دا پیسہ لٹو تے پھٹو، رجو تے نسو، تے پاکستان ول دوبارہ تسی منہ نہ کرو۔ چوتھی جو ترمیم ہے ملزم کی جائیداد کی قیمت مارکیٹ کی بجائے ڈی سی ریٹ پر ہو گی یعنی کہ اربوں روپے کی جائیداد بنائیں، کروڑوں روپے میں ظاہر کریں، تے نکل جاؤ، بڑا مزیدار کام جئے، سارے پھڑ لو کام۔ پنجاب کے عوام ووٹ ہی آپ کو اس لئے دیتے ہیں کہ آپ کو ایوان میں لے کر ہی اس لئے آتے ہیں۔ پانچویں ترمیم ہے کہ دوران کیس ملزم متنازعہ جائیداد بیچ سکتا ہے۔ یعنی اگر آپ پر کیس بن گیا ہے تو آپ اسے بیچیں تے موج ماریں جو کہ پہلے بات ہو چکی ہے۔ یہ اس قدر افسوسناک صورتحال ہے اور عوام اس قدر ان سے تنگ ہیں کہ عمران خان ادھر ایک کال دیتے ہیں تو پورا پاکستان نکل آتا ہے۔ کیا ہمارے ادارے یہ سب نہیں دیکھ رہے؟ سب کی آنکھیں بند کیوں ہو گئی ہیں؟ بلی سر پر ہے اور کبوتر آنکھیں بند کر کے بیٹھا ہے۔ ہمیں نہیں پتا کہ اس کبوتر جیسی عوام کا کیا مستقبل ہے، جس کے ادارے ان کے ساتھ نہیں کھڑے اور جس کے انصاف کرنے والے لوگ ان کے ساتھ نہیں کھڑے اس عوام کو کیا دے گا یہ پاکستان؟ اس عوام کو یہ حکومت کیا دینے کے لئے آئی ہے؟ انتہائی دکھ کی بات ہے کہ آج ہم، میں سارے ایوان سے کہتی ہوں کہ ہمارے اپنے لوگ موجود ہیں اور سٹاف موجود ہے میں چار سال سے اس ایوان میں آ رہی ہوں، جب ہم روزانہ یہاں پر آتے ہیں تو ہماری باہر چیکنگ ہوتی ہے، نہ ہم سے کبھی کوئی ڈرگز نکلی ہیں اور نہ کبھی کوئی weapon نکلا ہے۔ میں دہشت گرد ہوں اور مجھ پر دہشت گردی کا مقدمہ ہوا ہے۔ میں عدالت جاتی ہوں، میں مقدمہ بھگتی ہوں اور مجھے ابھی تک bail نہیں ملی۔ میں اتنی بڑی دہشت گرد ہوں کہ میرے بچے مجھ سے ڈرتے ہیں اور میرے خاندان کے لوگ مجھ سے ڈرنے لگ گئے ہیں، میں دہشت گرد ہوں اور مجھ پر دہشت گردی کا مقدمہ ہوا ہے۔ باقی جو دو انہوں نے ترامیم کیں ہیں وہ اس قدر شرمناک ہیں کہ میں بتانا بھی مناسب نہیں سمجھتی کیونکہ یہ ترامیم نہیں ہیں۔ یہ ظلم ہے، یہ پاکستان کی عوام پر ظلم ہے اور یہ آئین پر ڈاکا ہے۔ یہ ڈاکا مارنے والوں کا ایک پرانا واقعہ سناتی ہوں چونکہ میرے ننیال زمیندار ہیں تو میں نے اپنے ماموں سے پوچھا کہ میں مدت سے اور بچپن سے یہ

ٹیوب ویل دیکھ رہی ہوں تو کیا یہ کبھی خراب نہیں ہوتا تو وہ کہتے ہیں کہ نہیں یہ خراب نہیں ہوتا۔ یہ اسی طرح سے بڑا جاندار چلتا ہے کیونکہ اتفاق فاؤنڈری سے اس کا لوہا بنتا تھا اور یہ اس زمانے کا ہے۔ اتفاق فاؤنڈری کے لوہے کی بات سن کر میں نے کہا کہ کیا اتفاق فاؤنڈری کا لوہا اتنا اچھا ہے کہ باقی کمپنیز کے بالکل کام نہیں کرتے جیسے گفتگو ہوتی ہے اور سننے میں آتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ اصل میں جو کبھی زمانے میں ریلوے لائنز تھیں جو اب ختم ہو چکی ہیں یہ ان ریلوے لائنز کا لوہا ہے، یہ مضبوط ترین لوہا ہے اور یہ خراب نہیں ہوتا۔ تو لوہا روتسی اپنا کام وی کردے رہندے اسانوں ٹیوب ویل تاں چنگے ملدے۔ سانوں لیڈر چنگے نیں ملے۔ انتہائی افسوسناک بات ہے اور میں اس imported حکومت کے لئے صرف اتنا کہنا چاہوں گی اور یہ مقدمات جو میرے ساتھی اور ہم face کر رہے ہیں تو اس حوالے سے میں ایک شعر عرض کروں گا کہ:

نثار میں تیری گلیوں کے اے وطن کہ جہاں
چلی ہے رسم کہ کوئی نہ سر اٹھا کر چلے
جو کوئی چاہنے والا طوائف کو نکلے
نظر چُرا کے چلے، جسم و جاں بچا کر چلے

بہت شکریہ۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین: جی، .thank you محترمہ ثانیہ کامران!۔۔۔موجود نہیں ہیں۔ سید عباس علی شاہ!

سید عباس علی شاہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! شکریہ۔ میرا اس ایوان میں آج کا جو موضوع ہے وہ ہے کہ غریب کو جینے دو، آج ہمارے اس پیارے ملک پر اس imported حکومت نے مہنگائی کے پہاڑ گرا دیئے۔ آج میرا کسان، آج میرا مزدور، آج میرا محنت کش، میرا تاجر بلکہ آج ہر کوئی پریشان ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے اور پوچھنے کی بات ہے کہ میں آج اس ایوان میں کھڑے ہو کر ایک عوامی نمائندہ ہونے کی حیثیت سے عوام کی نمائندگی کرتے ہوئے حکمرانوں سے سوال کرتا ہوں کہ آخر ایسی کیا بات ہے کہ IMF کو خوش کرنے کے لئے آپ نے ہم پر اس مہنگائی کا ظلم ڈھایا۔ آج سے کچھ دن پہلے جب محترم عمران خان صاحب وزیر اعظم پاکستان تھے تو یہی پٹرول اور ڈیزل سستا ہو رہا تھا، یہی لوگ خوشحال تھے لیکن آج صورتحال یہ ہے

کہ ہر طرف ایک پریشانی ہے، پوری سوسائٹی ایک عجیب کشمکش اور ڈپریشن میں مبتلا ہے۔ میں آج imported حکومت کو یہ کہنے پر مجبور ہو گیا کہ تم کیا جانو اور تمہیں کیا معلوم کہ دھان کی فصل کیسے کاشت کی جاتی ہے؟ تمہیں کیا معلوم کہ گرمی اور سردی میں فصل کس طرح کاشت کی جاتی ہے؟ تمہیں کیا معلوم کہ میرے ملک کا غریب بازاروں اور شہروں میں گرمی اور تپتی دھوپ میں ریڑھی لگا کر سبزی اور فروٹ کس طرح بیچتا ہے؟ تم کیا جانو کہ میرے تاجر اپنی محنت کے ساتھ کس طرح مزدوری کماتا ہے؟ میرے دوستوں میں اپنی تمام عوام کی طرف سے آج اس ایوان میں ان کو یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ جس طرح مجھ سے پہلے ہمارے فاضل دوستوں اور معزز ممبران نے imported حکومت کو للکار کر کہا کہ انشاءاللہ تعالیٰ وہ دن دور نہیں کہ جب انشاءاللہ پاکستان میں پاکستان کی عوام کی فتح ہو گی اور انشاءاللہ عمران خان صاحب حق کی بنیاد پر وزیر اعظم پاکستان ہوں گے۔ میں آپ کو یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ آج جس طرح آپ نے 25 مئی کو ایک طوفان بدتمیزی برپا کیا تو آج آپ کے ملک کا ایک ایک بچہ آپ سے نفرت کرتا ہے۔ میں حکومت کے ان ایوانوں کو بتا دینا چاہتا ہوں اور میں بڑی سنجیدگی سے آپ کو کہہ رہا ہوں کہ آج جو ہمارے چھوٹے بچے، جو آج دنیا کے ٹیلی فون اور آئی ٹی سے منسلک ہیں اور جو انٹرنیٹ کے ساتھ منسلک ہیں جن کا خواب تھا کہ پاکستان اس دنیا کا سب سے عظیم ملک بنے گا آج وہ لوگ 25 مئی کے بعد ایک عجیب کشمکش میں ہیں۔ کیا یہی اسلامی جمہوریہ پاکستان تھا جس کی بنیاد رکھی گئی؟ جہاں پر اگر آپ شریعت کو بھی دیکھیں تو شریعت بھی ہمیں یہی سکھاتی ہے کہ کسی کے گھر میں دستک دیئے بغیر نہیں جا سکتے۔ میں آپ سے یہ کہنا چاہتا ہوں اور ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ نے رات کی تاریخی میں ہماری دیواروں کو پھلانگ کر پاکستان تحریک انصاف کے ورکرز کے گھروں کی دیواروں کو پھلانگ کر ان کے گھروں کی بے حرمتی کی۔ ان کے بچوں کو ہراساں کیا اور ان پر بربریت کی۔ انشاءاللہ تعالیٰ وہ وقت دور نہیں جب پاکستان تحریک انصاف عوام کی مدد سے حکومت میں آئے گی اور کسی دھاندلی سے نہیں، اور میں آخر میں اتنا کہوں گا کہ یہ جو ضمنی الیکشن ہو رہا ہے اس ضمنی الیکشن میں انہوں نے آج سے rigging کا آغاز کر دیا ہے جس طرح میرے باقی فاضل دوستوں نے کہا یہاں تک کہ ہمارے حلقے کے جو ووٹر ہیں وہ ایک تحصیل سے یا ایک حلقے سے دوسری تحصیل میں منتقل کر دیئے گئے ہیں ہمیں اس بات کی سمجھ نہیں آ رہی کہ آخر یہ کس طرح ممکن ہے کہ آپ کا ایک ووٹر اگر

تحصیل میاں چنوں میں ہو اور اُس کو پتہ چلے کہ اُس کا ووٹ تحصیل کبیر والا میں درج ہے؟ ہمیں ایوان کو اور پوری قوم کو الیکشن کمیشن کو یہ بتانا ہو گا کہ آپ پاکستان کے آئین کے تابع ہیں آپ کو پاکستان کے آئین کے مطابق چلنا ہو گا اور اگر پاکستان کے عوام کے غضب سے بچنا چاہتے ہو تو elections free and fair کراؤ بہت مہربانی شکریہ۔

جناب چیئر مین: شاہ صاحب! شکریہ۔ ماشاءاللہ آپ بہت اچھا بولتے ہیں آپ کو ایوان کی بحث میں زیادہ participate کرنا چاہیئے۔ اب محترم ملک واصف مظہر راں صاحب!

ملک واصف مظہر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَا خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ لَا نَبِیَ بَعْدِیْ۔

جناب چیئر مین! شکریہ۔ آج پنجاب اسمبلی کے ایوان میں ممبران اسمبلی خاص طور پر اُس موضوع پر بات کر رہے ہیں کہ آج سے تقریباً دو مہینے پہلے جو رجیم چینج آپریشن اس مملکت خداداد پاکستان میں شروع کیا گیا اور بالخصوص حکومت پنجاب اور جس طرح وزیر اعلیٰ پنجاب کا الیکشن کروایا گیا، جس طرح آئین اور قانون کی دھجیاں بکھیری گئیں، جس طرح اس مقدس ایوان کی بے توقیری کی گئی، جس طرح پنجاب پولیس کو اس مقدس ایوان میں گُھسا کر الیکشن کروایا گیا، اس چشم فلک نے دیکھا کہ کس طرح Ayes Lobby کو بند کر کے ہماری پارٹی تحریک انصاف اور ہماری اتحادی جماعتوں کے لئے صرف ایک آپشن چھوڑی گئی کہ اپوزیشن کو ووٹ دے دیں، ان نام نہاد جمہوری ٹولے کو ووٹ دیں یا ہم ایوان سے باہر چلے جائیں۔ میں تحریک انصاف کے ممبران پنجاب اسمبلی اور ہماری اتحادی جماعت پاکستان مسلم لیگ (ق) کو سلام پیش کرتا ہوں کہ جنہوں نے ضمیر کا سودا نہیں کیا بلکہ ضمیر کے مطابق ڈٹ کے کھڑے ہوئے اور اس فسطائی حکومت کا مقابلہ کیا۔ اس فسطائی حکومت نے ماضی میں بھی جس طرح حکومتیں بنائی، جس طرح چھانگا مانگا کی سیاست کو انہوں نے تازہ کیا، کس طرح گلبرگ مین بلیوارڈ کے نجی ہوٹل میں ممبران اسمبلی کو رکھا گیا اُن کے ضمیروں کے سودے کئے گئے، کس طرح لوٹے اُٹھا اُٹھا کر حکومت بنائی گئی۔

جناب چیئر مین! میں سمجھتا ہوں کہ یہ پنجاب کی تاریخ کی ایک بدترین مثال ہے اور یہ ہمیشہ پنجاب کے ماتھے پر کلنک کی طرح رہے گی۔ آپ دیکھ رہے ہیں کہ یہ نام نہاد پنجاب حکومت

آج ایوان سے غائب ہے یہ آج اپوزیشن کا سامنا نہیں کر پا رہے کیوں کہ ان کے ضمیر مردہ ہو چکے ہیں اور یہ ضمیر کے قیدی سمجھتے ہیں ان کو پتا ہے کہ ہماری حکومت کس طرح بنی ہے آج یہ حکومت بنا کر بھی شرمندہ ہیں اور ہم اپوزیشن میں بیٹھ کر بھی سرخرو ہیں کہ ہم نے پاکستان تحریک انصاف کا ساتھ دیا، ہم نے اُس دلیر اور خوددار لیڈر عمران خان کا ساتھ دیا اور آج ہمارے ضمیر مطمئن ہیں کہ ہم پاکستان تحریک انصاف کے سپاہی ہیں۔ آج یہ پنجاب اسمبلی سے بھاگ کر بجٹ پیش کر رہے ہیں ، آج انہوں نے ایوان اقبال میں بجٹ پیش کیا ہے ہمیں فخر ہے کہ پاکستان تحریک انصاف کی حکومت نے ساؤتھ پنجاب کو اُس کا حق دیا، ساؤتھ پنجاب کی علیٰحدہ بجٹ بک بنائی گئی، ساؤتھ پنجاب کو 34 فیصد اُس کا حق دیا گیا اور نہ صرف ڈویلپمنٹ میں اُس کو حق دیا گیا بلکہ ring-fencing کی گئی تا کہ یہ funds re-appropriate کر کے تختِ لاہور پر نہ لگا دیا جائے۔ جناب عثمان خان بزدار کی حکومت نے اور عمران خان نے ساؤتھ پنجاب کی عوام کے ساتھ جو وعدہ کیا تھا الحمد اللہ انہوں نے وہ پورا کیا اور جو ہمارے حلقوں میں اربوں روپے کی ڈویلپمنٹ سکیمیں چل رہی تھیں اُن کو اس imported حکومت نے آ کر بند کر دیا ہے۔

جناب چیئرمین! میں on the floor of the House توجہ دلانا چاہتا ہوں اور ہم یہ اپنا احتجاج ریکارڈ کروا رہے ہیں کہ ساؤتھ پنجاب کے حق کو چھینا جا رہا ہے جس طرح نہروں کی وارہ بندی کی گئی، جس طرح ساؤتھ پنجاب میں کسان کا حق مارا جا رہا ہے، جس طرح آج بھی کھاد بلیک ہو رہی ہے، جس طرح آج بھی کسانوں کو بیج نہیں مل رہا، جس طرح آج بھی ساؤتھ پنجاب کی ملوں کی چمنیاں خاموش ہیں، جس طرح آج بھی ساؤتھ پنجاب کو گیس نہیں مل رہی۔ یہ امپورٹڈ حکومت نہ صرف پنجاب کے گیارہ کروڑ عوام کے مفاد کو بُری طرح مجروح کر رہی ہے بالخصوص یہ ساؤتھ پنجاب کے ساتھ زیادتی کر رہی ہے اور ہم مطالبہ کرتے ہیں اور ہمارے پارٹی لیڈر جناب عمران خان صاحب کا بھی مطالبہ ہے کہ فری اینڈ فیئر الیکشن کروائے جائیں تا کہ اس پنجاب کی عوام فیصلہ کرے کہ وہ اس خوددار پاکستانی لیڈر کے ساتھ ہے یا اس مفاد پرست ٹولے کو ووٹ دے گی مجھے یقین ہے کہ انشاءاللہ تعالیٰ یہ پنجاب کی غیور عوام عمران خان کے ساتھ کھڑی ہو گی انشاءاللہ تعالیٰ اگلی حکومت پاکستان تحریک انصاف کی ہو گی اور ہم دو تہائی اکثریت کے ساتھ پھر واپس آئیں گے اور ہم اس مملکت پاکستان کو انشاءاللہ ترقی کی راہوں پر لے کر جائیں گے۔ میں آخر میں by-election کی طرف توجہ دلانا چاہوں گا۔

جناب چیئرمین! جس طرح الیکشن قوانین کی دھجیاں اُڑائی جارہی ہیں ہمارے ملتان میں پاکستان تحریک انصاف کے امیدوار زین حسین قریشی کو نوٹس دیا گیا کہ you are trying to inaugurate certain road اور اس امپورٹڈ حکومت کا جو امیدوار ہے وہ نہ صرف منصوبے announce کر رہا ہے بلکہ وہاں پر development کے کام کئے جا رہے ہیں جو صرف اور صرف الیکشن کمیشن کے رولز کی دھجیاں بکھیری جارہی ہیں۔ میں الیکشن کمیشن سے مطالبہ کرتا ہوں کہ free and fair election کروائے جائیں اور مجھے یقین ہے کہ انشاءاللہ تعالیٰ 17 جولائی کی صبح پاکستان تحریک انصاف کی فتح کی صبح ہوگی، 17 جولائی کا سورج پاکستان تحریک انصاف کی فتح کی نوید لے کر آئے گا میں آپ کے ٹائم کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ انشاءاللہ تعالیٰ پاکستان تحریک انصاف ہی نجات دہندہ ہے اور انشاءاللہ تعالیٰ پاکستان تحریک انصاف واپس پوری majority کے ساتھ آئے گی پاکستان پائندہ باد۔

جناب چیئرمین: ملک صاحب! بہت شکریہ۔ کسانوں والی بات تو آپ نے بہت rightly point out کی کیوں کہ کسان اس ٹائم پر اپنی فصلوں کو تلف کرنے پر مجبور ہیں پانی نہیں ہے کھاد black ہورہی ہے کھاد available نہیں۔ جی، next محترمہ عابدہ بی بی بات کریں۔

محترمہ عابدہ بی بی: اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ۔ جناب چیئرمین! میں تمام مقررین کو سن کر اور آج کل کا ماحول دیکھ کر یہ سوچ رہی تھی کہ جب مستقبل میں تاریخ لکھی جائے گی اور ہمارے بچے تاریخ پڑھیں گے تو وہ کیا پڑھیں گے؟ وہ ہنسیں گے، وہ دیکھیں گے کہ جب ملک پاکستان میں عمران خان آئے، جب ہم ترقی کی راہ پر گامزن تھے، جب معیشت اچھی چل رہی تھی، جب ملک اچھا چل رہا تھا، جب صحت کارڈ دیئے جا رہے تھے ، جب احساس پروگرام کے تحت ہر غریب، بچے، بوڑھے، خاتون کو facilitate کیا جارہا تھا، جب پورے ملک کے اندر خوشحالی آرہی تھی، جب لنگر خانے کھولے جارہے تھے، جن کے پاس گھر نہیں تھے ان کے سونے کے لئے انتظامات کئے جارہے تھے اور ملک بڑی تیزی سے ترقی کر رہا تھا تو ایسے میں کیا سازش ہوئی کہ عمران خان جن پر کرپشن کا ایک الزام بھی نہیں ان کو ہٹا دیا گیا۔ تو ہمارے طالب علم جب تاریخ پڑھیں گے تو کیا سوچیں گے کہ کون سی بیرونی سازش تھی، ملک کے

اندر کون سی بیرونی مداخلت تھی اور یہاں بیٹھے ہوئے لوگ جو امریکہ کے ٹکڑوں پر پلتے ہیں جو امریکہ کے زیادہ ہمدرد ہیں اور اس ملک کے ہمدرد نہیں انہوں نے ایک سازش کر کے ایسے وزیر اعظم کو ہٹا دیا جو ملک کو ترقی کی طرف لے کر جا رہے تھے۔ جو اس قوم کا سر بلند کرنا چاہتے تھے، جو چاہتے تھے کہ یہاں پر ریاست مدینہ کا قانون چلے، جو چاہتے تھے کہ غریب کی زندگی بھی آسان ہو ، جنہوں نے اپنے کوئی اثاثے نہیں بنائے جن کا کوئی قصور نہیں تھا لیکن ان کو ہٹا دیا گیا۔

جناب چیئرمین! ان کا صرف یہ قصور تھا کہ وہ محب وطن ہیں، وہ پاکستان سے پیار کرتے ہیں، وہ لالچی نہیں ہیں، وہ چور نہیں ہیں۔ آج جب انٹرنیشنل لیول پر خواتین کی بات کی جاتی ہے، خواتین کو empower کرنے کی بات کی جاتی ہے تو میں آج ضرور یہ بات کروں گی کہ خواتین پر جہاں پاکستان کے اندر ہر جگہ ظلم ہوتا ہے ان کے ساتھ زیادتی ہوتی ہے اور اس حکومت کے اندر خاص طور پر 25 مئی کو پارلیمنٹیرینز خواتین کو target کیا گیا، میں اقوام متحدہ سے request کروں گی، international level پر خواتین کے لئے جو کام کرتے ہیں ان کی نظریں بھی اپنی طرف متوجہ کروں گی کہ وہ دیکھیں کہ ہمارے ملک کے اندر کیا ہو رہا ہے؟ جب ہم پارلیمنٹیرینز اپنے ملک کے اندر محفوظ نہیں تو آپ سوچیں کہ ایک عام بچی یہاں پر کیسے محفوظ ہو گی؟ کبھی بھی محفوظ نہیں ہو سکتی۔

جناب سپیکر! 25۔ مئی کو پاکستان کی خواتین جب ڈی چوک میں جاتی ہیں تو خصوصی طور پر زیادہ شیلنگ کی جاتی ہے اور آپ دیکھ رہے ہوں گے کہ شیلنگ کی وجہ سے ابھی تک میرا گلا خراب ہے اور میں کوئی acting نہیں کر رہی بلکہ اللہ کو گواہ بنا کر کہہ رہی ہوں، میں اس ایوان کو ایک پاک جگہ سمجھتی ہوں جہاں باوضو ہو کر آتی ہوں اور میں یہاں پر جھوٹ نہیں بولتی اس شیلنگ کی وجہ سے آج بھی میرا گلا خراب ہے، میری جو بہنیں یہاں بیٹھی ہوئی ہیں اس شیلنگ کی وجہ سے آج تک ان کی طبیعت ٹھیک نہیں ہوئی، ہماری ایک ایم پی اے آج ویل چیئر پر آئی ہیں چونکہ اس دن وہ شیلنگ کی وجہ سے وہاں پر گری تھیں۔ اس حکومت نے خاص طور پر خواتین کو target کیا انہوں نے 25۔ مئی کو ہمارے اوپر قیامت برسا دی، وہاں ایک قیامت کا سماں تھا۔ مجھے یاد ہے جب میں وہاں ڈی چوک کے اندر پہنچتی ہوں تو اتنی شیلنگ ہوتی ہے جس کے نتیجے میں ہمارا سانس بند ہو جاتا ہے۔ اگر ہم وہاں سے بھاگ کر نہ نکلتیں تو خدانخواستہ موت واقع ہو سکتی تھی جو دہشت گردوں پر شیلنگ کی جاتی ہے وہ وہاں عورتوں اور بچوں پر کی گئی۔ اس کے بعد اسمبلی کے

اندر ہمارے ساتھ کیا ہوتا ہے؟ خواتین کو خصوصی طور پر target کیا جاتا ہے، خواتین کے اوپر سے پولیس والے گزرتے رہے۔ کیا ہم اس ملک کے شہری نہیں ہیں؟ خاص طور پر خواتین کو target کیا جاتا ہے پھر ہمارے گھروں میں پولیس بھیجی جاتی ہے، ہمیں تنگ کیا جاتا ہے، ہم اپنے گھروں میں نہیں رہ سکتیں، ہماری نیندیں حرام ہو گئی ہیں، ہمارے بچے، ہمارے گھر والے disturbed ہیں۔ پھر ظلم کے اوپر ظلم دیکھیں کہ ہم پر دہشت گردی کے پرچے کاٹ دیئے جاتے ہیں حالانکہ دہشت گردی تو انہوں نے ہمارے ساتھ کی۔ ہم کہاں کی دہشت گرد تھیں کہ ہم پر یہ پرچے کاٹے گئے؟ اس حکومت نے جہاں پاکستان میں ہر طبقے کی زندگی کو اجیرن بنا دیا وہیں پر عورتوں اور خاص طور پر خواتین پارلیمنٹیرینز کی زندگی کو اجیرن بنا دیا ہے اور انہوں نے پورے ملک کے اندر ایک پیغام دیا ہے کہ سیاست میں آنے والی خواتین کو خاص target کیا جاتا ہے اس لئے کوئی سیاست میں نہ آئے اور گھروں کے اندر دب کر رہیں اور ظلم سہتی رہیں۔ میری استدعا ہے کہ چونکہ تمام پارلیمنٹیرینز پر ظلم ہوا لہٰذا اس اسمبلی کے توسط سے اس کا notice لیا جائے کہ اس حکومت نے خصوصی طور پر عورتوں کو target کیوں کیا؟

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جناب عمر فاروق!

جناب عمر فاروق: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔! **اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ آلِہٖ وَ عِتْرَتِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ اَسْتَغْفِرُاللّٰہَ الَّذِی لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَالْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ۔** جناب سپیکر! شکریہ، میں آپ اور اس ایوان کے توسط سے ان ظالم حکمرانوں کو کچھ بتانا چاہتا ہوں کہ ان کی اصلیت کیا ہے اور عوام کو بھی ان کے بارے میں بتانا چاہتا ہوں کہ یہ حکومت ہر شعبے کی دشمن ہے، کسان کی دشمن ہے۔ اس حکومت کی تعلیم دشمنی کی تازہ مثال یہ ہے کہ 21-2020 کی ADP میں میرے حلقے میں دو کالجز کی منظوری ہو چکی تھی جن کے ٹینڈرز بھی ہو چکے تھے اور ان کا کام بھی شروع ہو چکا تھا لیکن اب انہوں نے 23-2022 کی ADP میں ان دونوں کالجز کو خارج کر دیا ہے۔ یہ ایک تازہ مثال ہے کہ یہ تعلیم دشمن حکومت ہے اور یہ لوگوں کو جاہل رکھنا چاہتے ہیں، لوگوں کو تعلیم نہیں دینا چاہتے تاکہ لوگ باشعور نہ بن سکیں اور حق و سچ کو نہ پہچان سکیں۔ انہوں نے لوگوں کو صرف اور صرف نالی اور سولنگ کی سیاست سکھائی ہے، وہی لالچ دیا ہے اب کیا کیا جا رہا ہے؟ کسان

جو اس ملک کی ریڑھ کی ہڈی ہے اسے اتنا زیادہ نقصان دیا جارہا ہے کہ ان کے موگہ جات کو بند کیا جا رہا ہے اور ان پر جھوٹی ایف آئی آرز کاٹی جارہی ہیں تاکہ وہ ان کے پاس جائیں۔ ان کے غیر منتخب لوگ جو نہ ایم پی ایز، نہ ایم این ایز ہیں وہ سرکاری مشینری اور سرکاری دفاتر کو استعمال کرتے ہیں، وہ لوگوں کو threat کررہے ہیں خاص طور پر ایف آئی آرز کے ذریعے کسانوں کو threat کررہے ہیں تاکہ کسان ان کے پاس آئیں اور وہ پی ٹی آئی کا ساتھ چھوڑ دیں لیکن میں ان کو یہ بتادینا چاہتا ہوں کہ پاکستان کی عوام جاگ چکی ہے اور یہ جو 20 سیٹوں پر ضمنی الیکشن آنے والا ہے میری عوام سے بھی اپیل ہوگی کہ اگر آپ ایک خوددار قوم ہیں تو آپ ثابت کریں کہ آپ خوددار قوم ہیں جس کی خان صاحب بات کرتے ہیں اور آپ نے پوری دنیا کو دکھانا ہے اور بیس کی بیس سیٹیں عمران خان کو جتوانی ہیں اور انشاءاللہ عوام یہ ثابت کرے گی کہ پاکستانی عوام خوددار ہے کسی کی غلام نہیں ہے اور انشاءاللہ نہ تو ہم امریکہ کے غلام ہیں نہ ہی کسی اور کے غلام ہیں۔ وہی پاکستان عمران خان نے بنانا ہے جس کا خواب علامہ اقبال رحمۃ اللہ نے دیکھا تھا اور جس کی بنیاد قائداعظم نے رکھی تھی اور اسی تسلسل کو قائم رکھتے ہوئے عمران خان صاحب پہلے حکمران تھے جن کے دور کے اندر equality اور merit کو فروغ دیا گیا، صحت کارڈ کے ذریعے لوگوں کو ہیلتھ کی سہولت دی چاہے کوئی اپنا تھا یا غیر سب کو برابری کی سطح پر یہ سہولت دی۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ بنیاد تھی جس کی struggle قائداعظم رحمۃ اللہ نے کی تھی اور وہ مدینہ کی ریاست جس کا خواب علامہ اقبال رحمۃ اللہ نے دیکھا تھا۔ عوام سے میری پرزور اپیل ہوگی کہ یہ مافیا حکومت ہے، یہ چور ہے اور یہ کوئی عوامی مفاد کے سودے نہیں کرتے۔ یہ کسی عوامی مفاد کی بات کرنے والے لوگ نہیں ہیں۔ یہ بلیک میل کرکے، threat کرکے، نالیوں اور سولنگ کا لالچ دے کر لوگوں کو صرف ووٹ کا شعور دے رہے ہیں۔ یہ لوگوں کو وہ شعور نہیں دے رہے کہ جس سے ایک خُوددار پاکستان بن سکے۔ میں اس ایوان کی وساطت سے ان ظالم حکمرانوں کو یہ بتانا اور آگاہ کردینا چاہتا ہوں کہ یہ ایوان ادھر ہی رہنا ہے۔ انہوں نے باہر ایک جعلی ایوان بنالیا ہے جس طریقے سے اس جعلی وزیراعلیٰ کا انتخاب ہوا تھا اسی طریقے سے انہوں نے ایوان اقبال میں ایک جعلی ایوان بنالیا ہے۔ انشاءاللہ تعالیٰ پاکستانی عوام ضمنی الیکشن میں 20 سیٹیں جتوا کر اس جعلی وزیراعلیٰ کو باہر نکالیں گے اور اس ایوان میں ان کا احتساب بھی ہوگا۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ۔ میں اجلاس کا وقت پانچ منٹ extend کرتا ہوں۔ اب آج کا آخری خطاب محترمہ ساجدہ بیگم صاحبہ کریں گی۔ محترمہ آپ کے پاس تین منٹ ہیں۔ آپ تین منٹ میں اپنی بات مکمل کر لیں کیونکہ اجلاس کا وقت ختم ہو گیا ہے۔

محترمہ ساجدہ بیگم: جناب چیئرمین! سب سے پہلے تو میں یہ کہوں گی مجھے اس مقدس ایوان کی چھت کے نیچے کھڑے ہو کر بات کرتے ہوئے بہت فخر محسوس ہو رہا ہے کیونکہ میں آج ایک ایسے اسمبلی اجلاس کا حصہ ہوں جو کہ آئین کے مطابق ہو رہا ہے۔ اس ایوان میں حکومت کی تمام خالی سیٹیں صوبہ پنجاب کی 12 کروڑ عوام کے لئے ایک بہت بڑا سوالیہ نشان ہے۔ آئی جی نے پولیس کی دہشت گردی کے ساتھ ایک جعلی وزیر اعلیٰ بنا کر ہمارے اُوپر مسلط کیا اور آج حکومتی بنچوں کی تمام سیٹیں خالی پڑی ہوئی ہیں۔ دہشت گردی کے ساتھ حاصل کی ہوئی ان سیٹوں پر اگر حکومتی ممبران یہاں ایوان میں موجود نہیں ہیں تو یہ صوبہ پنجاب کی 12 کروڑ عوام کے لئے سوچنے کا مقام ہے۔ موجودہ حکومت نے یہاں پر عوام کا بجٹ پیش کرنا تھا۔ اس بجٹ میں انہوں نے مہنگائی کے مزید بم گرانے تھے اور یہاں ایوان میں عمران خان کے سپاہی انہیں یہ سب کچھ کرنے سے روکنے کے لئے موجود ہیں۔ ہمارے چار سالہ دور حکومت میں پٹرول کی قیمت میں صرف 50 یا 55 روپے کا اضافہ ہوا تھا جبکہ انہوں نے دو ماہ میں پٹرول کی قیمت میں -/80 روپے کا اضافہ کر دیا ہے۔ یہ سب ہمارے دور حکومت میں مہنگائی مارچ کرنے کے لئے آئے تھے۔ بلاول بھٹو، مریم نواز شریف اور مولانا فضل الرحمٰن مہنگائی مکاؤ مارچ لے کر آئے تھے لیکن اب ان کے ممبران اس پنجاب اسمبلی سے خود ہی چلے گئے ہیں۔ میں آپ کی وساطت سے عوام سے کہنا چاہتی ہوں کہ اس وقت ہم ضمنی الیکشن میں جا رہے ہیں اور جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے ضمیر کا سودا نہیں کیا وہ غلط کہتے ہیں۔ میرے اپنے ضلع خوشاب کے حلقہ پی پی۔83 میں ضمنی الیکشن ہونے جا رہا ہے۔ اس حلقہ سے پاکستان تحریک انصاف کا امیدوار ملک غلام رسول لوٹا ہو گیا اور اس کے بھائی کو پاکستان مسلم لیگ (ن) نے اسی وجہ سے ٹکٹ دیا کہ وہ جہانگیر ترین کی گود میں بیٹھ گیا اور اس نے اپنے ضمیر کا سودا کیا ہے۔

جناب چیئرمین! سب سے بڑی بات یہ ہے کہ انہوں نے ہماری حکومت سے funds لئے ہیں۔ اس وقت ضلع خوشاب میں الیکشن کمیشن آنکھوں پر کالی پٹی باندھ کر سو رہا ہے۔ میرے پاس ثبوت موجود ہیں کہ ہر گلی اور محلے میں ترقیاتی کام ہو رہے ہیں یعنی الیکشن announce ہونے کے

باوجود اس حلقہ میں ترقیاتی کام ہو رہے ہیں۔ یہ funds پی ٹی آئی حکومت کی طرف سے release کئے گئے تھے۔ یہ ان funds سے نالیاں، گلیاں بنوا کر اور پانی کے پائپ ڈلوا کر لوگوں سے دُعائے خیر اور ووٹ لے رہے ہیں۔ انہوں نے پی ٹی آئی کی حکومت سے funds حاصل کئے ہیں جبکہ الیکشن شیر کے نشان پر لڑ رہے ہیں۔ ان کو کون شیر کہے گا؟ یہ تو گدھا کہلوانے کے قابل بھی نہیں ہیں۔ میں ان سے کہتی ہوں کہ کم از کم آپ الیکشن تو اپنے کاموں کی بناء پر لڑیں اور اپنے کاموں پر یہ سیٹ جیتیں۔

جناب چیئرمین! میں الیکشن کمیشن کے حوالے سے ایک بات آپ سے share کرتی ہوں کہ میں اسمبلی اجلاس میں مصروف تھی اور مجھے ضلع خوشاب کے الیکشن مانیٹرنگ آفیسر کی طرف سے کال آتی ہے کہ میڈم آپ نے الیکشن کمیشن کے ضابطہ اخلاق کی خلاف ورزی کی ہے۔ میں نے پوچھا کہ مجھے بتائیں کہ میں نے کون سی خلاف ورزی کی ہے؟ میں تو حلقہ میں موجود ہی نہیں ہوں اور میں نے الیکشن campaign میں بھی حصہ نہیں لیا۔ انہوں نے مجھے جواباً کہا کہ میڈم آپ نے ایک پوسٹ لگائی ہے کہ الیکشن کمیشن کی گاڑی کے اُوپر پاکستان مسلم لیگ (ن) کے امیدوار کے پوسٹر جا رہے ہیں۔ جناب والا! یہ ایک حقیقت ہے کہ الیکشن کمیشن کی مشینری استعمال کی جا رہی ہے۔ میں نے اس کے خلاف جب آواز اُٹھائی تو میرے گھر پہنچنے سے پہلے ہی الیکشن کمیشن کی طرف سے ایک نوٹس میرے گھر پہنچ گیا۔ کاش! ان اداروں کو بھی نوٹس بھیجا جاتا جو کہ یہ غلط کام کر رہے ہیں۔ حلقہ میں الیکشن announce ہونے کے بعد بھی ترقیاتی کام ہو رہے ہیں اس پر انہیں کوئی نوٹس نہیں بھیجا گیا جبکہ مجھے نوٹس بھیج دیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین! عمران خان صاحب نے کہا تھا کہ جب میں ہاروں گا تو آپ سمجھیں کہ قوم ہار گئی ہے۔ خان صاحب! یہ 22 کروڑ عوام آپ کے ساتھ کھڑی ہے۔ انشاءاللہ تعالیٰ نہ ہم آپ کو ہارنے دیں گے اور نہ ہی پاکستان کی خُودداری کو ہارنے دیں گے۔ پاکستان زندہ باد۔

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ۔ آج کے اجلاس کا وقت ختم ہو گیا ہے اور اب اجلاس مورخہ 28-جون 2022 بروز منگل بوقت ایک بجے دن تک کے لئے adjourn کیا جاتا ہے۔